ہو المستعان

لیکچر

ENTERED
General S

آنربل سر سید احمد خان بہادر - ایل ایل ڈی - کے سی - ایس آئی - کا

مدرسۃ العلوم علیگڈہ کے

تاریخانہ حالات و جدید واقعات

پر

متعلق اجلاس چہارم

محمدن ایجوکیشنل کانگریس منعقدہ مقام علیگڈھ

در مطبع مفید عام آگرہ طبع شد

ھو المستعان

لکچر

آنریبل سر سید احمد خان بہادر ایل ایل ڈی۔ کے سی۔ ایس آئی۔ کا

مدرستہ العلوم علیگڈہ کے

تاریخانہ حالات و جدید واقعات

پر

متعلق اجلاس چہارم

محمدن ایجوکیشنل کانگریس منعقدہ مقام علیگڈھ

در مطبع مفید عام آگرہ طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب صدر انجمن

اسمین کچھہ شک نہین ہے کہ مدرستہ العلوم علیگڈہ جسکے سب سے بڑے ہال (مگر افسوس ہی کہ ناتمام) مین آپ اجلاس فرما رہے ہین ایک بہت بڑا انسٹیٹیوشن ہی جو قوم کی تعلیم کے لئے قایم ہوا ہی - اور اسی سبب سے اوسکو ہماری محمدن ایجوکیشنل کانگریس سے بہت کچھہ تعلق ہی - پس نہایت مناسب ہی کہ مین اس انسٹیٹیوشن کے تاریخانہ حالات اور جدید واقعات سے اپنی قوم کے اسقدر بزرگون کو جو اس ہال مین جمع ہین اطلاع دون - میرا لکچر اس غرض سے نہوگا کہ سننے والون کے دلمین کسی امر کا جوش پیدا کرون یا اپنے زعم مین اپنے آپ کو ایک بڑا اسپیکر فرض کرکے فصاحت وبلاغت کی داد چاہون بلکہ میرا مطلب نہایت صاف لفظون مین کالج کی حالت سے قوم کو اطلاع دینا ہی -

مگر ایک عبرت خیز واقعہ کو جسنے ایک شخص کے دل کو دین و دنیا دونون سے مستغنی کرکے قوم کی محبت وہمدردی مین محو کر دیا اور درحقیقت وہی واقعہ اس کالج کے فونڈیشن کا پہلا پتھر ہے - مین اپنے دل سے بھلا نہین سکتا - اور گو مین اوسکو کبھی ظاہر کرنا نہین چاہتا تھا مگر اب ظاہر کئے بغیر رہ نہین سکتا -

کمبخت زمانۂ غدر ۱۸۵۷ء کا ابھی لوگون کی یاد سے بھولا نہین ہی - اوس زمانہ مین مین بجنور مین تھا جو مصیبت کہ وہان کے موجودہ حکام انگریزی اور عیسائیون کے زن و مرد اور بچون پر پڑی - صرف اس خیال سے کہ انسانیت سے بعید ہی کہ ہم مصیبت کے وقت اونکا ساتھ نہ دین مینے اونکا ساتھ دیا - غدر مین جو حال انگریزون اور بچون اور عورتون پر گذرا اور جو حال ہماری قوم کا ہوا اور نامی نامی خاندان برباد و تباہ ہو گئے اِن دونون واقعات کا ذکر بھی دل کو شق کر دینے والا ہی - غدر کے بعد مجھکو نہ اپنا گھر لٹنے کا رنج تھا نہ مال و اسباب کے تلف ہونے کا - جو کچھ رنج تھا اپنی قوم کی بربادی کا اور ہندوستانیون کے ہاتھ سے جو کچھ انگریزون پر گذرا اوسکا رنج تھا - جب ہمارے دوست مرحوم مسٹر شکسپیر نے جنکی مصیبتون مین ہم اور ہماری مصیبتون مین وہ شریک تھے بعوض اوس وفاداری کے تعلقہ جہان آباد جو سادات کے ایک نہایت نامی خاندان کی ملکیت تھا اور لاکھ روپیہ سے زیادہ کی مالیت کا تھا مجھکو دینا چاہا تو میرے دل کو نہایت صدمہ پہونچا - مین نے اپنے دلمین کہا کہ مجھسے زیادہ کوئی نالایق دنیا مین نہوگا کہ قوم پر تو یہ بربادی ہو اور مین اونکی جائداد لیکر تعلقہ دار بنون - مین نے اوسکے لینے سے انکار کیا اور کہا کہ میرا ارادہ ہندوستان مین رہنے کا نہین ہے اور درحقیقت یہ بالکل سچ بات تھی - مین اوسوقت ہرگز نہین سمجھتا تھا کہ قوم پھر پنپے گی اور کچھ عزت پائیگی اور جو حال اُسوقت قوم کا تھا وہ مجھسے دیکھا نہین جاتا تھا -

چندروز مین اسی خیال اور اسی غم مین رہا آپ یقین کیجیئے کہ اس غم نے مجھے بڈھا کردیا اور میرے بال سفید کردیئے - جب مین مرادآباد مین آیا جو ایک بڑا غمکدہ بربادی ہماری قوم کے رئیسون کا تھا اوس غم کو کسیقدر ترقی ہوئی - مگر اوسوقت یہ خیال پیدا ہوا کہ نہایت نامردی اور بیمروتی کی بات ہے کہ اپنی قوم کو اس تباہی کی حالت مین چھوڑکر مین خود کسی گوشۂ عافیت مین جا بیٹھون - نہین اُسکے ساتھہ مصیبت مین رہنا چاہیئے اور جو مصیبت پڑی ہے اوسکے دور کرنے مین ہمت باندہنی قومی فرض ہے - مین نے ارادۂ ہجرت موقوف اور قومی ہمدردی کو پسند کیا - مین نے پسند نہین کیا مگر مین نہین جانتا کہ کسنے پسند کیا اور کس نے آمادہ کیا - ہنوز سیاست ہاے ایام غدر جاری تھین کہ مین نے ایک رسالہ قوم کی بے گناہی کا لکھا جو **کازز آف انڈین ریولٹ** کے نام سے موسوم ہے - مین بیان کرنا نہین چاہتا کہ وہ کیا وقت تھا اور میرے دوست کیا یقین کرتے تھے کہ اوس جوش قومی ہمدردی سے جسکو مین خود دیوانہ پن کہہ سکتا ہون مجھپر کیا گذرنے والا تھا - یہ میرا پہلا سبق قومی ہمدردی کا تھا میرے غمخوار مجھکو اوس سے مانع آتے تھے اور میرا دل اونسے یہ کہتا تھا ؏

حریف کاوش مژگان خونریزم نۂ ناصح
بدست آور رگ جانی و نشتر را تماشا کن

اوسی زمانہ مین مینے چند رسالے لکھے اور مشتہر کیئے جو **لائل محمڈنز آف انڈیا** کے نام سے مشہور ہین مگر مینے غور کیا کہ یہ سب فروعی باتین ہین اصلی سبب سوچنا چاہیئے کہ قوم پر یہ مصیبت کیون پڑی اور کیونکر دور ہوسکتی ہے - اوسکا یہ جواب ملا کہ قوم مین تعلیم و تربیت نہین تھی اور انگریزون سے جنکو خدا نے ہمپر مسلط کیا ہے میل جول اور اتحاد نہ تھا اور باہم اون دونون مین مذہبی اور رسمی منافرت بلکہ مثل آب زیرکاہ عداوت کا ہونا تھا مین نے یقین کیا کہ اگر یہ دونون باتین نہوتین تو یا غدر واقع نہوتا اگر ہوتا تو جو سخت مصیبت گورنمنٹ پر

ملک پر ہماری قوم پر واقع ہوئی اسقدر نہ ہوتی۔

پھر مین نے اپنے دل سے پوچھا کہ قوم کو اس زمانہ کی ضرورت کے موافق تعلیم دینا اور یوروپ کے علوم کا اونمین جاری کرنا آیا درحقیقت اسلام کے برخلاف ہے مجھے جواب ملا کہ نہین۔

پھر مین نے سوچا کہ انگریزون سے جو ہمارے حاکم ہین اور عموماً عیسائیون سے سچی دوستی اور بے ریا اتحاد اور دل کھولکر دوستانہ میل جول اور دوستانہ معاشرت اور آپسمین ایکدوسرے کی ہمدردی۔ کیا اسلام کے برخلاف ہے۔ جواب ملا کہ نہین۔ بس انھین دونون اصولونکو مین نے اختیار کیا اور انھین اصولون پر جنکو مین کبھی نہین چھوڑنے کا قومی بھلائی پر کمر باندہی جبکہ مین نے قومی بہتری کے وہ دو اُصول مستحکم طور پر قایم کرلیئے ایک تعلیم دوسرا انگریزون سے اصلی اتحاد و دوستی تو اول ۱۸۵۸ء مین مینے ایک اسکول مرادآباد مین قایم کیا جہان اوس زمانہ مین کسی قسم کے اسکول کا وجود نہ تھا۔ مگر **مسٹر جان اسٹریچی** کی مہربانی سے وہان ایک اُردو انگریزی اسکول قایم ہوا اور دونون کو ملا دیا گیا۔

پھر مین غازیپور گیا جہان مینے ایک اسکول قایم کرنے کی بنیاد ڈالی جسمین اُردو انگریزی عربی فارسی پڑھایا جاوے اوسکا فونڈیشن اسٹون میرے دوست مرحوم راجہ سر دیو نراین سنگہ بہادر اور جناب مولانا محمد فصیح رحمہ اللہ علیہ کے ہاتھ سے رکھوایا گیا وہ اسکول نہایت کامیابی سے چلتا ہے اور وکٹوریا اسکول کے نام سے موسوم ہی۔

اوس زمانہ مین میرے خیالات یہ تھے کہ بذریعہ ترجمون کے جو اُردو زبان مین ہون اپنی قوم کو اعلی درجہ کے یوروپین علوم و فنون سے بہرہ یاب کرسکتا ہون اسپر کوشش کی۔ اور ۱۸۶۲ء مین **سینٹیفک سوسیٹی** قایم کی جسکی عالیشان عمارت اسی علیگڈہ مین آپ دیکھتے ہین۔ بہت سی کتابون کا اُردو مین ترجمہ ہوا اور اوسکا ایک اخبار اب تک میرے اہتمام

سے جاری ہے - مین اس بات سے انکار نہین کرتا کہ اُردو زبان مین کتابون کا ترجمہ ہونا بیشک ملک کے لئے مفید ہے - مگر مجھکو یقین ہو گیا کہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم و تربیت جسکی ضرورت قوم کو ہے اور سوشیل حالت کی ترقی اور حاکم و محکوم کا میل جول جو میرے اصولون کا منشا ہے بغیر انگریزی پڑہنے اور یورپین سینسز و لٹریچر مین اعلیٰ درجہ تک ترقی کیئے ناممکن ہے - مین ہر ایک بات سوچتا تھا اور نہین سمجھتا تھا کہ کیا کرون -

اوسی زمانہ مین گورنمنٹ نے اضلاع شمال و مغرب کے طالبعلمون مین سے سید محمود کو لندن مین جاکر تعلیم پانے کو منتخب کیا جسکے لئے سب سے اول سر جان اسٹریچی کا اور اوسکے بعد سر ولیم میور اور لارڈ لارنس مرحوم کا ممنون ہون - مجھے موقع ملا کہ مین بھی لندن جاؤن اور تعلیم و تربیت کے اون طریقون سے واقف ہون جن طریقون سے انگلش قوم نے ایسے اعلیٰ درجہ کی ترقی پائی ہے - مین وہان گیا اور وہان رہا اور جو دیکھا سو دیکھا اور جو سوچا وہ سوچا - مگر اپنی قوم کو دین و دنیا دونون کے اعتبار سے ایسے پست و تاریک گڑھے مین گرا ہوا پایا جس سے نکلنا محال معلوم ہوتا تھا اور معاف کیجیئے اب بھی بعض ملکون کی نسبت قریب محال کے معلوم ہوتا ہے - مگر اپنی ہمت نہین ہاری اور جبتک زندہ ہون نہ ہارونگا -

لندن ہی مین مینے اس مدرسہ کے قایم کرنے کی اور تعلیم کی تمام تجویزون کو پورا کیا یہانتک کہ جس نقشہ پر آپ اس کالج کی عمارتون کو بنتا ہوا دیکھتے ہین یہ بھی لندن ہی مین قرار پا چکا تھا مین بدنصیبی سے انگریزی سے ناواقف تھا مین سید محمود کا نہایت شکرگذار ہون کہ تمام واقفیت اور اطلاعین جو مجھکو حاصل ہوئین اوسمین سید محمود نے میری بہت بڑی مدد کی مجھکو اس بات کے اقرار کرنے سے نہایت خوشی ہے کہ اگر اونکی مدد نہ ہوتی تو جس مقصد سے مین لندن گیا تھا میرا جانا فضول تھا -

مدرسہ کے بورڈنگ ہوس کی اور تعلیم کے طریقے کی جسپر اسوقت مدرسہ چل رہا ہے اور جسپر آیندہ چلے گا اونکی نسبت یہ کہنا کہ ہین اونکا تجویز کرنے والا اور قرار دینے والا تھا ایک ناانصافی ہوگی بلکہ صاف صاف کہنا چاہیئے کہ اوسکا بہت بڑا حصّہ **سید محمود** کا تجویز کیا ہوا تھا جو اونھون نے اپنی واقفیت اور اپنے نہایت لایق دوستون سے صلاح و گفتگو کرنے کے بعد قرار دیا تھا۔ **سید محمود** کا خیال تھا کہ کالج ایسا اعلیٰ درجہ کا قایم ہو جسمین تمام یورپین علوم وفنون معہ اون ایشیائی علوم کے جو ہمارے بزرگون کے لئے مایہ فخر تھے اعلیٰ درجہ پر تعلیم ہوسکین اور وہ کالج **محمڈن یونیورسٹی** کے نام سے موسوم ہو۔ اونکا خیال ہے کہ عربی فارسی لٹریچر مسلمانون کا قومی تمغا ہے اوسکو ہرگز چھوڑنا نہین چاہیئے اورینٹل ڈپارٹمنٹ جو صرف اونھین کی تجویز سے مدرسہ مین قایم ہوا تھا اوسکے ٹوٹ جانے کا اونکو نہایت افسوس ہے۔ ہمیشہ وہ اسکا الزام مجھپر دیتے ہین کہ مینے اوسکی سرپرستی نہین کی مگر اونکا یہ خیال غلط ہے ملک کی حالت ایسی ہے کہ وہ چل نہین سکا اونکا مصمم ارادہ ہے کہ وہ خود کسی وقت اوسکو قایم کرین گے خدا کرے کہ اوسمین اونکو کامیابی ہو۔

غرضکہ ان تجویزون کو مکمل کرکے مین نے لندن سے واپس آنیکا ارادہ کیا اور لندن ہی مین اس کام کی جو نہایت اہم تھا شروع کرنے کے تین طریقے قرار دیئے۔

اوّل ایک ایسی تدبیر اختیار کیجاوے جس سے عموماً خیالات تعصب جو مسلمانون کے دلون مین بیٹھے ہوئے ہین اور یورپین سینس و لٹریچر کا پڑھنا کفر اور مذہب اسلام کے برخلاف سمجھتے ہین دور ہون۔

دوم خود مسلمانون سے پوچھا جاوے کہ وہ یورپین سینس اور لٹریچر کو کیون نہین پڑھتے اور اوسمین اونکو کیا اندیشہ ہے۔

سوم کالج کے لیئے چندہ شروع کیا جاوے اور جسوقت موقع ہو علیگڈہ مین کالج قایم کیا جاوے - لندن ہی مین علیگڈہ کا مقام قرار پا چکا تھا -

ہندوستان مین پہونچکر تجویز اوّل کے مطابق مینے **تہذیب الاخلاق** جاری کیا آپکو معلوم ہے کہ اوسکے سرے پر جو اوسکا نام اور اوسکے گرد جو خوبصورت بیل چھپتی تھی وہ ٹیپ لندن ہی مین بنوایا تھا اور اپنے ساتھ لایا تھا - گو تہذیب الاخلاق کی بہت مخالفت ہوئی - خاص اخبار اور پرچے اوسکی مخالفت پر جاری ہوئے لیکن اوسکو بڑی کامیابی ہوئی - اگر لوگونکا یہ خیال صحیح ہے کہ تہذیب الاخلاق نے تمام ہندوستان کو ہلا دیا اور لوگون کے دلون کو قومی ہمدردی پر مائل کر دیا تو شاید میری نجات کے لیئے بھی کافی ہوگا -

دوسری تجویز کے مطابق ایک کمیٹی قایم ہوئی اور **کمیٹی خواستگار ترقی تعلیم مسلمانان** اوسکا نام رکھا اور بذریعہ جواب مضمونون کے عموماً مسلمانون سے اوسکی نسبت استفسار کیا آپ اس بات کے سُننے سے کچھہ متعجب نہون گے کہ اوسکا اشتہار لندن ہی مین چھپوالیا تھا اور وہ مضمون جسکا جواب پوچھا گیا تھا سب **سید محمود** کے لکھے ہوئے اور تجویز کیئے ہوئے تھے اس کمیٹی کو نہایت کامیابی ہوئی اور بہت بڑی کامیابی کے ساتھ اوسکا کام ختم ہوا - اور کام ختم ہونے پر اس کالج کا قایم ہونا قرار پایا -

کالج کا قایم ہونا ہی مقصود تھا جو تجویز سوم مین قرار پایا تھا ۱۸۷۲ع مین چندہ جمع کرنے کے لیئے بمقام بنارس ایک کمیٹی قایم ہوئی جسکا نام **محمڈن اینگلو اورینٹل کالج فنڈ کمیٹی** رکھا گیا اور کامیابی سے اوسکا کام چلنا شروع ہوا - اس کمیٹی نے ۳۰ جون ۱۸۷۲ع کے اجلاس مین مختلف مقامات مین سب کمیٹیان واسطے وصول چندہ کے مقرر کین منجملہ اون سب کمیٹیون کے ایک سب کمیٹی علیگڈہ مین مقرر کی اور مولوی محمد سمیع اللہ خان صاحب - راجہ سید باقر علیخان صاحب

محمد عنایت اللہ خان مرحوم - کنور محمد لطف علیخان صاحب - منشی محمد مشتاق حسین صاحب کو سب کمیٹی کا ممبر مقرر کیا -

اوسی سال بنارس کی کمیٹی مین تجویز پیش ہوئی کہ مدرسہ کہان بنایا جاوے اور بعد تحقیقات اور طلب آرا کے ۸ - نومبر ۱۸۷۲ء کے اجلاس مین یہ فیصلہ ہوا کہ مدرسہ بمقام علیگڈہ بنایا جاوے -

دسوین فروری ۱۸۷۳ء کے اجلاس مین سید محمود نے ایک نہایت کامل تجویز تعلیم علوم کی جو اونھون نے لندن ہی مین بصلاح وہان کے لایق پروفیسرون اور عالمون کے مرتب کی تھی پیش کی - اگر اوس درجۂ تعلیم تک مدرسہ پہونچ جاوے تو قوم کے نصیب کھل جاوینگے مگر ابھی اوس درجہ تک پہونچنے مین بہت دیر ہے -

چودھوین اپریل ۱۸۷۳ء کے اجلاس مین چھوٹے چھوٹے مدرسون کے مختلف مقامات پر قایم ہونے پر بحث ہوئی جو آخر کار مدرستہ العلوم کے ماتحت اور اوسکی ایک شاخ قرار پاوین اس مضمون پر ممبرون سے راے طلب کرنے اور مباحثہ ہونے کے بعد ۳ - مئی ۱۸۷۳ء کے اجلاس مین مدرسہ ہاے ماتحت کے لئے جو سواے علیگڈہ کے دوسرے مقامونمین قایم ہون متعدد قواعد اور شرایط قرار دی گئین - علیگڈہ کے مدرسہ کے لئے مولوی محمد سمیع اللہ خان بہادر سی ایم جی - سے التماس کیا گیا کہ ابتدائی مدرسہ کھولنے کی تدبیر کرین اور وہانکے رئیسون سے اوسکے لئے چندہ جمع کرنے کی کوشش فرماوین چنانچہ اونھون نے کوشش کی جسکے لئے ہم سبکو اونکا شکرگذار ہونا چاہیے -

دسوین جنوری ۱۸۷۴ء کے اجلاس مین کمیٹی نے متعدد تجویزین منظور کین (۱) علیگڈہ مین جو زمین پرانی چھاونی فوج کی بیکار پڑی ہے تعمیر مدرسہ کے لئے گورنمنٹ سے لیجاوے (۲) اسکرٹری کو اجازت دیگئی کہ اگر زمین ملجاوے تو اوسمین تعمیر مدرسہ کا کام شروع کرے مگر تعمیر مین روپیہ

سرمایہ مدرسہ کا خرچ نہو بلکہ اوسکی آمدنی یا چندہ خاص تعمیر کا صرف کیا جاوے۔

۱۹- مارچ ۱۸۷۳ء کے اجلاس مین سکرٹری نے اطلاع دی کہ گورنمنٹ نے اوس زمین کے دینے کا وعدہ کرلیا ہے جہان مدرستہ العلوم کا تعمیر ہونا تجویز کیا گیا ہے-

اوس زمین کے متصل جسکا گورنمنٹ نے دینا قبول کیا تھا چار بنگلہ لوگونکی ملکیت تھے جنکا خریدنا لازمی تھا اونمین سے تین بنگلون کے خریدنے کا معاملہ مولوی محمد سمیع اللہ خانصاحب نے بعوض پندرہ ہزار روپیہ کے قرار دیا- اور یہ درخواست کی کہ اگر آٹھ ہزار روپیہ کمیٹی دے تو سات ہزار روپیہ کا مین اوس چندہ سے جو مینے کھولا ہے بندوبست کرلونگا اور یہ بھی چاہا کہ راجہ سید باقر علیخان نے جو صدر کمیٹی بنارس مین دو ہزار روپیہ چندہ لکھا ہے اوسکو بھی وہ اسی چندہ مین جو اونھون نے علیگڈہ مین کھولا تھا شامل کرلین- چنانچہ صدر کمیٹی نے اپنی فہرست مین سے راجہ صاحب کا نام خارج کردیا-

چوتھی اکتوبر ۱۸۷۴ء کو وہ تینون بنگلے خرید لئے گئے- مگر مولوی محمد سمیع اللہ خانصاحب نے دو ہزار روپیہ منجملہ قیمت بنگلہ ہا اور طلب کیئے وہ بنارس سے بھیجے گئے اور ۱۷- اکتوبر ۱۸۷۴ء کے اجلاس مین مذکورہ بالا دو ہزار روپیہ جو دیا گیا تھا کمیٹی سے اوسکی منظوری ہوگئی- چوتھا بنگلہ جسمین اب یونین کلب ہے خود کمیٹی نے اوسکے مالک سے جو لکھنؤ مین تھا خرید کیا-

۲۵- فروری ۱۸۷۵ء کے اجلاس مین بنارس کی کمیٹی نے علیگڈہ مین ابتدائی تعلیم کے لیے مدرسہ کھولنا تجویز کیا اور مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا-

رزولیوشن نمبر ۳- سواے سکرٹری کے باقی ممبرون نے اتفاق کیا کہ تعلیم ابتدائی یعنی تعلیم صیغہ مدرسہ جاری کیجاوے اور مولوی محمد سمیع اللہ خان صاحب سے درخواست کیجاوے کہ وہ اس بات کی تجویز پیش کرین کہ اس تعلیم کے لئے کسقدر مدرس اور کس کس علم و زبان کے

درکار ہونگے اور کیا کیا تنخواہین ہونکی مقرر کرنی ضرور ہونگی اور بہتر ہے کہ وہ اس باب مین اپنی سب کمیٹی سے اور نیز اپنے دوستون سے صلاح و مشورہ کرکے اوسکی رپورٹ کمیٹی مین ارسال فرماوین اخراجات مین کرایہ مکانات بھی جسمین مدرسہ جاری ہوگا شامل کیا جاوے۔

مین اس تجویز کا بالکل موید تھا اور ممبرون سے اپنے نام کا علیحدہ رکھنا بوجہ اختلاف نہ تھا کیونکہ ہر شخص یقین کرسکتا ہے کہ اگر میری راے و مرضی ابتدائی تعلیم جاری کرنے کی نہوتی تو ایک ممبر بھی کمیٹی کا اوسکی راے ندیتا۔

مولوی محمد سمیع اللہ خانصاحب نے رپورٹ بھیجی اور للعہ ماہواری کا خرچ تنخواہ مدرسان اور لعہ ماہواری واسطے تقرر اسکالرشپون کے کل للعہ ماہواری کا اور زیادہ سے زیادہ لعما للعہ ماہواری خرچ تجویز کیا کمیٹی بنارس نے ۱۸- اپریل ۱۸۷۵ء کے اجلاس مین یہ خرچ دینا منظور کیا اور مولوی محمد سمیع اللہ خان صاحب کو لکھا کہ یکم جون ۱۸۷۵ء سے مدرسہ جاری کرین اور اوسکا اشتہار اخبارون مین دیدین۔

بعد اسکے ۲۰- مئی ۱۸۷۵ء کے اجلاس مین اوسی کمیٹی نے جو بنارس مین تھی تاریخ افتتاح مدرسہ تبدیل کی اور بعوض اوسکے ۲۴- مئی ۱۸۷۵ء روز سالگرہ ملکہ معظمہ تاریخ افتتاح مدرسہ قرار دی اور مولوی محمد سمیع اللہ خانصاحب کو لکھا کہ رسمیات افتتاح مدرسہ تاریخ مذکور کو عمل مین آوین چنانچہ مین خود اور بعض ممبر اوس تاریخ پر علیگڈھ مین آئے اور مدرسہ کھولا گیا۔

جسوقت علیگڈھ مین مدرسہ کھولنے کا ارادہ ہوا اوسیوقت مین نے پنشن لینے کا قصد کیا اور بذریعہ صاحب جج ہائیکورٹ کو اطلاع دی کہ میرا ارادہ پنشن لینے کا ہے اور اکوئنٹنٹ جنرل سے نقشہ طلب کیا اور درخواست کی کہ میری مدت ملازمت اور استحقاق پنشن کی تصدیق فرماوین۔ جسقدر زمانہ اوسکی تکمیل مین لگا وہ لگا اور اواسط ۱۸۷۶ء مین علیگڈھ مین آگیا۔ جوکہ سید محمود کا

بھی ارادہ ہے کہ وہ کالج کی سرپرستی کے لئے علیگڈہ مین سکونت اختیار کرینگے جسکا زمانہ
کچھ بہت دور نہین ہے - اونھون نے مجھکو صلاح دی کہ آپ اپنی کوٹھی کو جو علیگڈہ مین ہے اور
بہ سبب اخراجات سفر لندن رہن ہو گئی ہے وہ چھوٹی ہے اوسکو فروخت کر کے زر رہن ادا کر دیجئے
اور ایک دوسری کوٹھی جسمین میرے اور آپکے دونون کے رہنے کی گنجایش ہو مین خرید لیتا ہون -
چنانچہ سید محمود نے یہ کوٹھی جسمین مین اب رہتا ہون خرید لی - مینے اپنی کوٹھی مولوی محمد
سمیع اللہ خان صاحب کے ہاتھہ فروخت کر دی جسمین خدا کرے وہ آکر رہین اور ترقی اور تکمیل
مدرسہ مین کوشش کرین -

بعد اسکے کہ مدرسہ ابتدائی کھولا گیا تمام اخراجات مدرسہ جز وکل کالج فنڈ کمیٹی ادا کرتی رہی
۱۸۷۵ء کے چند مہینون کی بابت صہ ملمات ۹ پائی اوس کمیٹی نے بنارس سے بھیجے اور اسیطرح
اوسوقت تک کہ ہیڈ کوارٹر کالج فنڈ کمیٹی کا علیگڈہ مین آیا تمام اخراجات مولوی محمد سمیع اللہ خان
بہادر کے پاس بھیجتے رہے -

اوسوقت طالبعلمون کی تعداد قلیل تھی اور کوئی بورڈنگ ہوس نہ تھا طالبعلم جسقدر تھے
چھوٹے چھوٹے کمرون مین بھر دیئے جاتے تھے - مگر رفتہ رفتہ ہر ایک چیز مین ترقی ہوتی گئی -
تعمیر کا کام جو مین نے شروع کر دیا تھا اوسمین بھی ترقی ہوتی گئی اور ارادہ ہوا کہ ویسرائے
ارل نارتھہ بروک کے ہاتھہ سے رسم فونڈیشن ادا ہو مگر اونکے دفعۃً تشریف لیجانے سے وہ
ارادہ پورا نہوا - لارڈ لٹن کے زمانہ مین بعد دربار قیصری فونڈیشن کی رسم کا اونکے ہاتھہ سے
عمل مین آنا قرار پایا آٹھوین جنوری ۱۸۷۷ء کو حضور ممدوح علیگڈہ مین تشریف لائے اور ایک
نہایت پر تکلف جلسہ مین رسم فونڈیشن ادا ہوئی -

ہمارے ملک کے رئیس اعظم والی ملک حاجی حرمین الشریفین نواب محمد کلب علیخان بہادر خلد آشیان

والی رامپور نے جو مربی مدرسہ تھے فرمایا کہ اخراجات رسم فونڈیشن اور دعوت لارڈ لٹن سب اونکی طرف سے کیجاوے۔ مگر ہمارے ضلع کے فیاض رئیس کنور محمد لطف علیخان صاحب نے جو پریسیڈنٹ کمیٹی تھے چاہا کہ اونکی طرف سے اور اونکے نام سے وہ دعوت و رسم ادا ہو اور ہمارے عالی ہمت راجہ سید باقر علیخان صاحب وئیس پریسیڈنٹ نے چاہا کہ اونکی طرف سے اور اونکے نام سے ہو۔ مولوی محمد سمیع اللہ خان صاحب نے یہ مصلحت سمجھی کہ دونون رئیسون کی طرف سے ہو۔ چنانچہ مین نے ہزاکسلنسی لارڈ لٹن سے بذریعہ پرایوٹ سکرٹری خط کتابت کی اور سر جان اسٹریچی کی سعی و سفارش سے ہزاکسلنسی ارل لٹن نے اوسکو منظور کیا۔ مین نے ہزہائنس نواب صاحب رامپور کا اس فیاضی کے لئے شکریہ ادا کیا اور اُن دونون فیاض رئیسون کی طرف سے رسم فونڈیشن ادا ہوئی جسکا شکر ادا کرتے ہین اور اونکے احسانون کے ہم ممنون ہین۔ جب ہزاکسلنسی لارڈ لٹن بعد ادائے رسم فونڈیشن کلکتہ ہوکر شملہ مین پھونچے تو حضور ممدوح نے پریسیڈنٹ کمیٹی کنور محمد لطف علیخان کو تمغۂ قیصری عطا فرمایا ہے ہمنے بھی اونکے اس احسان کو نقش کالحجر کیا اور کالج کے دو کمرون مین اونکی آنر مین نہایت خوشخط حرفون اور خوبصورت پتھرون مین دو کتبے کھود کر لگا دیئے اور ایک کمرے مین جناب مولوی محمد سمیع اللہ خان کے آنر مین ایک کتبہ لگایا۔

اسکول جو ۱۸۷۵ء مین انٹرنس تک کی پڑھائی کے لئے کھولا گیا تھا ۱۸۷۸ء مین ایف اے کی پڑھائی تک اور ۱۸۸۱ء مین بی اے اور ایم اے کی پڑھائی تک ترقی کر گیا اور ہر نواح کے بزرگون اور قومی بھلائی چاہنے والون بلکہ انسان کے ساتھ نیکی کرنے والون اور علی الخصوص پنجاب کے زندہ دل بزرگون اور والیان ریاست اور وہانکے دیگر امرا و رئیسان نے اور بالتخصیص اسلامی سلطنت حیدرآباد نے نہایت فیاضی سے امداد کی اون بزرگون کا شکر

مجھکو اپنی ذات سے بے انتہا شکر ادا کرنا لازم ہے کہ اونھون نے مجھہ ناچیز پر اسقدر بھروسا کیا کہ لاکھون روپیہ کا چندہ مجھکو دیدیا نہ کسی کمیٹی کو پوچھا نہ کسی ممبر کو اور نہ یہ جانا کہ روپیہ جو وہ دیتے ہین کہان جاتا ہے اور کیا ہوتا ہے۔

مین اپنی تمام زندگی مین کسی امر پر اسقدر فخر نہین کر سکتا جسقدر کہ اوس اعتماد اور طمانیت پر فخر کرتا ہون جو میرے قوم اور غیر قوم کے بزرگون نے مجھپر کیا۔

ابتدائً جب کالج فنڈ کمیٹی قایم ہوئی جو دراصل کالج قایم کرنے والی ہے تو اوسنے ایک نہایت مختصر بائے لا جو اوسوقت کی ضرورتون کے مناسب تھا بنایا۔ پھر بلحاظ اُن ضرورتون کے جو ترقی کالج سے پیش آئین اوس بائے لا کو ترمیم و تبدیل کیا اور ۱۸۸۳ء مین جدید بائے لا مرتب کیا جو اوسوقت کے مناسب تھا۔ کالج کے انتظام کے لیئے اور تعلیم کی درستی کے لیئے کالج فنڈ کمیٹی نے اپنے ماتحت اور اپنے اختیار اور تجویز سے چار کمیٹیان اور قایم کین جنمین اکثر کالج فنڈ کمیٹی کے ممبر شریک تھے۔

ایک کمیٹی مدبران تعلیم السنہ مختلفہ و علوم دنیویہ۔ اس کمیٹی مین یورپ مین دوستون کو بھی جنسے تعلیمی امور مین مشورہ و صلاح لینی ضرور تھی شامل کیا۔

ایک کمیٹی مدبران تعلیم مذہب اہل سنت و جماعت۔ اور اسیطرح کی ایک کمیٹی مدبران تعلیم مذہب شیعہ اثنا عشریہ۔ ایک کمیٹی منتظم مدرسہ و بورڈنگ ہوس۔

ان کمیٹیون نے مختلف اوقات مین اور حسب ضرورت اون امور کے لیئے متعدد قواعد اور دستور العمل بنائے تھے جنپر کارروائی ہوتی تھی۔

مگر کالج کی اور اوسکی جائداد کی ایسی ترقی ہوگئی تھی اور لوگون کا اعتبار اوسپر ایسا بڑھ گیا تھا کہ ہزارون روپیہ لوگون نے بعوض تعلیم اپنے اطفال کے کمیٹی مین امانت کر دیا تھا جو ابتک

امانت ہے اور علاوہ اسکے بہت سی وجوہات ایسی درپیش ہوئین کہ کالج کا ایک عام طور پر معمولی
کمیٹی کے سپرد رہنا مناسب نرہا تھا اور ضرور ہوا کہ اوسکے لئے سرکاری قانون مروجہ وقت کے
مطابق ٹرسٹی مقرر ہون اور اوسکی کارروائی کے لئے ایسے لا اور رگولیشن بنائے جاوین جو تمام
ضروریات وجزئیات کالج کے لئے حاوی ہون اور جو عملدرآمد اب ہو رہا ہے اوسکو بھی رگولیشن مین
شامل کردیا جاوے تاکہ کوئی کارروائی لا اور رگولیشن سے خارج نرہے اور جہانتک ممکن ہو
کالج کی آیندہ بقا اور استحکام اور اسی اسکیم و مقاصد پر قایم رہنے کا جسپر مینے قایم کیا ہر انتظام کیا جاوے
ہمارے یورپین دوست جو دل سے ہمارے کالج کی ترقی و بھلائی کا خیال رکھتے تھے اور
خصوصاً مسٹر ویٹ ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ہمکو دوستانہ نصیحت کرتے تھے اور صلاح دیتے تھے کہ
اب کالج کی حالت ایسی ہوگئی ہے کہ اوسکے لئے باضابطہ ٹرسٹی مقرر کرنی اور تمام کارروائی کے لئے
ایک مکمل کوڈ بنانا نہایت ضرور ہے - ان تمام حالات کے لحاظ سے مین نے ممبرون کے اجلاس
منعقدہ گیارہ مارچ سنہ ۱۸۸۹ع مین اس امر کو پیش کیا اور ٹرسٹیون کے مقرر کرنے اور اونکے لئے ایک
کوڈ لا اور رگولیشن کا بنانے کی اجازت لی اور یہ بھی اجازت لی کہ مسٹر اسٹریچی بیرسٹرایٹ لا اوسکے مرتب
کرنے کو مقرر ہون یہ تحریک کمیٹی نے منظور کی اور مینے وہ مجموعہ لا اور رگولیشن کا جو زیر بحث ہے
بشرکت سید محمود و مسٹر اسٹریچی طیار کیا - اور چونکہ اوسمین بہت سے احکام نسبت یورپین
اسٹاف کے داخل کرنے تھے اسلئے اوس حصہ کی ترتیب مین پرنسپل صاحب کو بھی شامل کیا تاکہ بعد
اسکے یورپین اسٹاف کو کسی قسم کے عذر کی گنجایش نرہے -

اگرچہ ہماری کالج فنڈ کمیٹی مین بیاسی ممبر تھے مگر موجودہ قواعد کی رو سے کسی ممبر سے کسی معاملہ
مین راے پوچھنی یا اونکو تجویزون اور انتظامون سے اطلاع دینی ضرور نہین تھی صرف پانچ آدمی
ملکر جو چاہتے تھے کرڈالتے تھے - درحقیقت یہ بڑا نقص اور نامناسب طریقہ تھا مین خیال کرتا ہون

کہ تمام بزرگون نے اسوجہ سے کہ اونکو مجہپر پورا بھروسہ تھا اس نامناسب کارروائی پر کچہ التفات نہین کیا لیکن اس جدید قانون ٹرسٹیان مین یہ نقص رفع کیا گیا ہے۔

اوسکی دفعہ ۲۲ و ۲۳ مین ایک قاعدہ بنایا گیا ہے کہ ہر ایک جلسہ کی تاریخ مقررہ سے تیس دن پہلے اوسکی اطلاع بذریعہ تحریر رجسٹری شدہ ہر ایک ٹرسٹی کو دیجاوے اور جو امر اوس جلسہ مین پیش ہونے والا ہو اوسکی کیفیت بھی ہر ایک ٹرسٹی کے پاس مرسل ہو۔ پھر دفعہ ۳۰ مین یہ قاعدہ بنایا گیا ہے کہ جو ٹرسٹی خود نہ آسکین اپنا ووٹ بذریعہ تحریر سکرٹری کے پاس بھیجدین۔ اس ذریعہ سے آیندہ کارروائی مین کل ٹرسٹی شریک رہین گے اور اونکو کالج کی جملہ کارروائی سے دلچسپی اور واقفیت زیادہ ہوگی اور نہ اب سکرٹری کو اور نہ کسی ممبر کو اختیار رہیگا کہ پانچ آدمی ملکر جو چاہین سو کر لین ٹرسٹیون کے انتخاب کا ایسا قاعدہ بنایا گیا ہے کہ جس سے ہر صوبہ کے بزرگ ٹرسٹیون مین شامل ہون ٹرسٹیون کی تعداد کو ہر صوبہ پر تقسیم کیا ہے مثلاً پنجاب سے اسقدر۔ اودہ شمال مغرب سے اسقدر ہندوستانی ریاستون سے اسقدر۔ حیدرآباد سے اسقدر وغیرہ وغیرہ۔ اور اس تقسیم مین اضافہ کرنے یا تغیر تبدیل کرنے کا ٹرسٹیون کو اختیار دیا ہے اس تدبیر سے ہر صوبہ کے لوگ کالج کے کاروبار مین راے دے سکین گے اور دلچسپی رکھینگے۔

کارروائی شروع ہونے کے لئے ایک گروہ اشخاص کا جیسا کہ یونیورسٹیون کے قانون کا دستور ہے اسی قانون مین ٹرسٹی نامزد کرنا ضرور تھا مینے کالج فنڈ کمیٹی کے ممبرون مین سے ہر ایک صوبہ کے چند بزرگون کو منتخب کرکے ٹرسٹیون مین نامزد کیا اور جن ممبرون کو بطور ٹرسٹی منتخب نہین کیا تھا اونکی فہرست بھی شامل کی تاکہ اونمین سے جسکو چاہین ٹرسٹیان نامزد شدہ منتخب کر سکین ضلع علیگڈہ اور بلند شہر کے معزز خاندانون مین سے بلا لحاظ اسکے کہ وہ مخالف ہین یا موافق ایک ایک رئیس خاندان کو ٹرسٹیون مین منتخب کیا۔ مین سمجھتا ہون کہ مین نے یہ کارروائی نہایت صاف دلی اور نیک نیتی

سے کی ہے۔ گر بدبختی سے میری یہ کارروائی بدنیتی پر محمول ہوئی اور اون لوگون کو جو ٹرسٹیون مین نامزد نہین ہوئے تھے مخالفت پر برانگیختہ کرنے کی اشتعالک دیگیئی اور اوسمین اونکو کسیقدر کامیابی بھی ہوئی۔ یہانتک کہ ایک بزرگ نے جو ٹرسٹیون مین منتخب نہین ہوئے تھے لکھا کہ "اگر جملہ بیاسی ممبران ٹرسٹی مقرر کئے جاتے تو اختلاف کا دریا طوفان پیدا نکرتا اور اعتراضات کی آندھی نہ چلتی" علاوہ اسکے یہ بھی اعتراض ہوا ہے کہ باقیماندہ ممبرون کو ٹرسٹیون کے ساتھ ووٹ دینے کا حق نہین دیا۔

اے صاحبو۔ مسودۂ قانون ٹرسٹیان مین کل تعداد ٹرسٹیون کی ستر قرار دیگیئی ہے اونمین سے صرف اونچاس نامزد کئے ہین اسوقت مجھکو ضرور نہ تھا کہ پوری تعداد ٹرسٹیون کی نامزد کرتا بلکہ ایسی گنجایش رکھنی ضرور تھی کہ اگر ٹرسٹیان نامزد شدہ کسی کو منتخب کرنا چاہین تو منتخب کر سکین۔

یہ بیان کہ کالج فنڈ کمیٹی کے تمام ممبر لیف ممبر تھے اور اون سب کو بلا استثناء ٹرسٹیون مین داخل ہونے کا حق تھا صحیح نہین ہے ٹرسٹیان کے مقرر ہونے سے کالج فنڈ کمیٹی ابالش یعنی برخاست ہو جاتی ہے اوسکے ممبرون کو جبتک وہ کمیٹی تھی اپنی زندگانی تک اوسمین ممبر رہنے کا حق تھا جب وہ کمیٹی آبالش ہو گئی تو نہ کوئی ممبر رہا نہ آیندہ اُسکا کوئی ممبر ہوگا۔ یہ کونسی منطق ہے کہ اون ممبرون کی زندگی تک وہ کمیٹی کبھی نہ برخاست ہونے پاوے اور نہ کوئی جدید انتظام عمل مین آوے۔

مین نے جہانتک ممکن ہوا ہے مسودۂ قانون مین انکا ادب قایم رکھا ہے مگر ٹرسٹیون کے ساتھ ووٹ دینے مین وہ کیونکر شریک ہو سکتے تھے موجودہ قواعد کی رو سے کالج فنڈ کمیٹی کے ممبرون کو صرف اخراجات کی منظوری یا نامنظوری کے ووٹ کا اختیار تھا یہ اختیار بھی ہر ایک ممبر کے لئے لازمی نہ تھا اب ٹرسٹیون کو نہایت وسیع اختیارات اور تمام امورات متعلق کالج

بکا اخیر فیصلہ سپرد ہوا ہے پس اونکا کوئی حق نہین ہے کہ اون تمام امور مین ٹرسٹیون کے ساتھ ووٹ دین۔

موجودہ قواعد کی رو سے ممبرون کا اجلاس ہونا صرف سکرٹری کی راے وخواہش پر منحصر تھا۔ ممبرون کو مطلق اختیار نہین تھا کہ کسی قاعدے کی بنا پر کسی امر کے لئے اجلاس منعقد ہونے کی تاکید کرین۔ حال کے مسودۂ قانون مین چار طریقے اجلاسون کے قرار پائے ہین۔ ایک جبکہ سکرٹری کسی کام کے انجام کے لئے اجلاس ہونا ضروری سمجھے۔ **دوسرے** جبکہ ایک ثلث ٹرسٹی اجلاس کا منعقد ہونا ضرور سمجھین۔ **تیسرا** سالانہ اجلاس ہر سال تقویمی کے اختتام پر جسمین قواعد وقوانین مروجہ کی اصلاح اور دیگر انتظامات وضروریات کالج پر بحث وغور ہو۔ **چوتھا** سال حسابی کے ختم ہونے پر جسمین عام حسابات متعلق کالج پر غور ہو اور آمدنی اور اخراجات پر لحاظ کرکے آیندہ سال کے لئے بجٹ منظور کیا جاوے۔

یہ طریقۂ کارروائی نہایت عمدہ اور مستحکم اور تمام ٹرسٹیون کو غالبًا طمانیت بخش ہے مگر اسمین ایک بڑی مشکل یہ پیش آئی کہ اگر تمام جزئیات کو اسی کارروائی پر منحصر کر دیا جاوے خصوصًا اُن امور کو جنکا فی الفور انجام دینا یا انتظام کرنا بنظر کالج کی بہتری کے جلد تر ضرور ہے تو اجراے کار اور انتظام کالج اور بہت سی صورتون مین تعلیم اور آسایش طلبا مین وقت پیش آوے گی اسلئے اس مشکل کے رفع کرنے کو چند قواعد مسودۂ قانون مین داخل کئے گئے۔

منجملہ اونکے ایک امر متعلق بجٹ کے ہی کالج کی آمدنی وخرچ کا جو بجٹ بنایا جاتا ہی اوسمین بمد آمدنی دو قسم کی آمدنیان مندرج ہوتی ہین۔ ایک وہ جو گورنمنٹ یا میونسپل گرانٹ یا جاگیرات ور وزینہ ہاے معینہ والیان ملک ومنافع سرمایہ وکرایہ مکانات وفیس تعلیم وغیرہ سے ہوتی ہین۔ یہ آمدنیان خرچ ہوتی ہین کالج کے افسرون اور ملازمون کی تنخواہون اور دیگر تمام اخراجات کالج متعلق تعلیم مین

اور انھین آمدنیون مین سے ایک رقم جسقدر کہ ممکن ہو طالب علمون کی اسکالرشپون یا وظیفون کے لیئے نامزد کردی جاتی ہے۔

دوسری قسم آمدنی کی وہ ہے جو خیرخواہان قوم ہر سال طالبعلمونکی اسکالرشپون یا وظیفونکے لیئے دیتے ہین یا اورکسیطرح پر اس کام کے لیئے روپیہ حاصل کیا جاتا ہے۔ اس قسم کی آمدنیان بجز اسکالرشپون یا وظیفون کے خرچ نہین ہوتین۔ فرض کرو کہ اگر اس قسم کی آمدنیون مین سے کسی سال بعد خرچ کچھہ روپیہ بچا تو وہ اور کسی کام مین خرچ نہین کیا جاتا۔ بلکہ اسی کام کے لیئے آیندہ سال کے خرچ کو محفوظ رکھا جاتا ہے۔

بجٹ کے مرتب ہونے کا یہ حال ہے کہ اوسمین آمدنیان وخرچ سب بطور تخمینہ کے لکھی جاتی ہین جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسی سال آمدنی تخمینہ کے برابر ہوئی۔ کسی سال کم کسی سال زیادہ۔ یہی حال اخراجات کا ہے کہ بطور تخمینہ کے لکھے جاتے ہین کسی سال اوسیقدر خرچ ہوتا ہے کسی سال کم اور کسی سال زیادہ اور کسی سال ایسا ضروری خرچ آپڑتا ہے کہ اوس تخمینہ سے یا جس مد کے لیئے روپیہ تخمینہ کیا گیا ہے اوس مد مین خرچ زیادہ پڑجاتا ہے۔

یہ روپیہ کالج ہی کے اخراجات کے لیئے ہے پس اگر کسی مد مین توفیر ہوئی اور دوسری مین ضرورت پیش آئی اور اوس توفیر کا روپیہ دوسری مد مین خرچ ہونا ٹرسٹیون کی اوس قسم کی کاروائی پر منحصر رکھا جاوے جسکا اوپر بیان ہوا ہے تو اوسکی تکمیل مین اسقدر تاخیر ہو کہ کام نہ چل سکے اور تمام مقاصد فوت ہو جاوین۔ اسی لیئے سکرٹری کو اجازت دیگئی ہے کہ بحالت ضرورت ایک مد کی توفیر کا روپیہ دوسری مد مین خرچ کرے اور درحقیقت وہ دو مد کا روپیہ ہے ہی نہین کیونکہ کل روپیہ کالج کے اخراجات کے لیئے ہے اور یہ بھی اجازت دی کہ بحالت ضرورت سال بھر مین پانسو روپیہ تک اخراجات مندرجہ بجٹ سے زیادہ صرف کر سکے۔

مگر دفعہ ۱۳۱ مین نہایت تاکید ہے کہ جب سکرٹری نے اس اختیار پر عمل کر لیا ہو تو اوسکو لازم ہوگا کہ اوسکی مفصل کیفیت واسطے منظوری کے ٹرسٹیون کی اجلاس مین پیش کرے۔

اے صاحبو۔ ہماری یہ محنت صرف قوم کی بھلائی کے لیئے ہے یہ بات اب تمام ہندوستان مین تسلیم ہو چکی ہے کہ مسلمانون کی ایسی حالت ہے کہ جو لوگ درحقیقت پڑہنے والے ہین اور اونسے قومی عزت قایم ہونے کی توقع ہے وہ بغیر امداد کے اپنی تعلیم اعلیٰ درجہ تک جاری نہین رکھسکتے۔ کبھی بلکہ اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بجٹ مین جسقدر روپیہ اسکالرشپون یا وظیفون کے لیئے تخمینہ ہوا تھا اوس مقدار کے وظیفے اور اسکالرشپین دیدی گیئین مگر دو ایک طالبعلم اشراف خاندان کے لایق اور ذہین قابل تربیت ایسے آئے جو بغیر امداد کے اپنی تعلیم جاری نہین رکھسکتے میرے نزدیک فی الفور اونکی امداد کرنا اگر ہو سکے ہمارے کالج کا فرض عین ہونا چاہیئے۔ اسلیئے دفعہ ۱۳۰ مین سکرٹری کو اجازت دیگئی ہے کہ اگر گنجایش ہو تو علاوہ رقم مندرجہ بجٹ کے بھی جو اسکالرشپ کے لیئے معین ہوئی ہے اسکالرشپ دیسکے۔

کبھی ایسا اتفاق پیش آتا ہے کہ ایک جماعت مین لڑکے زیادہ ہو گئے اوسکی دو جماعتین بنانی پڑتی ہین کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک جماعت کے کم استعداد لڑکے علیحدہ اور اچھی استعداد کے لڑکے علیحدہ دو ڈویژن بنانی پڑتی ہین اور کم استعداد لڑکونکی استعداد بڑہانے کے لیئے جداگانہ انتظام کرنا پڑتا ہے اور اسی قسم کے اور اسباب بھی پیش آتے ہین اور یہ انتظام ایسے ہین جنکا فی الفور کرنا چاہیئے اسلیئے سکرٹری کو اجازت دیگئی ہے کہ اگر کسی اڈیشنل ٹیچر کی ضرورت پیش آوے تو بصلاح پرنسپل صاحب کے اڈیشنل ٹیچر بڑہادے۔

بزرگان من یہ سب امور کچھ نئے نہین ہین پندرہ برس سے مین اسپر عمل کرتا چلا آیا ہون اب جو مسودہ قانون مین بنایا گیا اوسمین اسی عملدرآمد کو قانون کی دفعات مین منتظم کر دیا ہے۔

597

لیکن اب سکرٹری کے ان اختیارات سے اختلاف کیا جاتا ہے اور راے دیجاتی ہے کہ سکرٹری کو یہ اختیارات نہ دیئے جاوین مین خوش ہون کہ نہ دیئے جاوین مگر بتاؤ کہ کام کیونکر چلے -

اسیطرح ایک معاملہ تعمیر عمارت کا ہے مین نے آپکے سامنے بیان کیا کہ کالج فنڈ کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۹ - مارچ سنہ ۱۸۸۳ء مین بلا کسی شرط و قید کے مجھکو تعمیر عمارت کی اجازت دی - اوسوقت سے آجتک مین اپنی راے اور اپنے مجوزہ نقشجات کے مطابق تعمیر کا کام کرتا ہون - پرانے مکان جو کالج کے احاطہ مین آگئے اور جنکا قایم رکھنا نامناسب تھا یا جو ہارج تعمیر تھے اونکو منہدم کیا جو قابل ترمیم تھے اونکو ترمیم کیا نہ کبھی کمیٹی نے اوسمین دخل کیا نہ کسی ممبر نے - اور نہ ممبرون مین کوئی ایسا ہے جو تعمیر کے فن سے واقف ہو - اور نہ تعمیر کا کام ایسا ہے جو مختلف رایون اور فن تعمیر سے ناواقف لوگون کی رایون کا زیر مشق کیا جاوے - اب کہ ایک مکمل مسودۂ قانون طیار کیا گیا تو مین نے اس عمل درآمد کو قانون کی ایک دفعہ مین منتظم کیا - تو اب اوسپر اعتراض کیے جاتے ہین کہ سکرٹری کو ایسا بڑا اختیار کیون دیا جاتا ہے حالانکہ یہ اختیار صرف میری ذات پر موقوف ہے اور اوس سکرٹری کو جو میرے بعد ہوگا یہ اختیار نہ ہوگا - اوسی کے ساتھ یہ الزام مجھپر لگایا جاتا ہے کہ مین ایک فنڈ کا روپیہ دوسرے فنڈ مین یا ایک خاص عمارت کا روپیہ دوسری عمارت مین لگا دیتا ہون بس ضرور ہے کہ مین آپکے سامنے کالج مین جو فنڈ ہین اونکا بیان کرون

کالج مین تین فنڈ جداگانہ قرار دیئے گئے ہین -

ایک کیپٹل فنڈ یعنی سرمایہ دوامی کالج - اس فنڈ کا سرمایہ کسیطرح خرچ نہین ہو سکتا صرف اوسکی آمدنی خرچ ہو سکتی ہے -

دوسرا کالج اکسپنسز فنڈ یعنی فنڈ اخراجات کالج - اس فنڈ کا روپیہ اخراجات ماہواری کالج مین اور اسکالرشپون یا وظیفون مین اور اگر گنجایش ہو تو تعمیر کالج مین بھی خرچ ہو سکتا ہے -

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اگر اس فنڈ مین روپیہ کی ضرورت ہو تو اس فنڈ سے جسقدر روپیہ تعمیر مین خرچ ہوا ہے تعمیر کے فنڈ سے واپس لے لیا جاوے - مگر جو روپیہ کہ خاص اسکالرشپون کے لیئے ہے وہ بجز اسکالرشپون یا وظیفون کے اور کسی کام مین خرچ نہین ہوسکتا -

سوم بلڈنگ فنڈ یعنی فنڈ تعمیر عمارت - اس فنڈ کا روپیہ بجز تعمیر عمارت کے اور کسی کام مین صرف نہین ہوسکتا اور جسقدر روپیہ کسی وجہ سے اور کسی نام سے تعمیر عمارت کے لیئے آوے وہ بلڈنگ فنڈ مین شامل رہتا ہے - یہ کہنا کہ ایک خاص عمارت کا جو روپیہ آتا ہے وہ دوسری عمارت مین لگا دیا جاتا ہے - تعمیر کے کام سے ناواقف ہونے کا سبب ہے - تعمیر عمارت کا سامان متفرق طور پر ہر ایک کمرہ یا دیوار کے لیئے جدا جدا مہیا نہین کیا جاتا لاکھون اینٹین تعمیر کے لیئے ایک ساتھ مہیا کیجاتی ہین - یا خریدی جاتی ہین - ہزارون من کنکر چونہ کے واسطے ایکدم سے خرید لیا جاتا ہے - سیکڑون من لکڑی و کویلہ چونہ پھونکنے کو یکمشت خریدا جاتا ہے - لوہے کے شہتیر ہر ایک کمرہ کے لیئے ولایت سے جدا جدا نہین طلب ہوسکتے - بلکہ پچاس پچاس سو سو ایک شامل منگائے جاتے ہین - ٹیک کی لکڑی کلکتہ سے - پتھر روپ باس یا دھولپور کی کان سے اکٹھا منگایا جاتا ہے - اور اوسکا روپیہ بلڈنگ فنڈ سے جسمین ہر ایک عمارت کا روپیہ شامل ہے دیا جاتا ہے اور یہ بالکل واجب و درست ہے کیونکہ یہ سامان تمام عمارتون کے لیئے خواہ وہ خاص ہون یا عام جمع ہوتا ہے اور سب مین خرچ ہوگا - اسطرح پر سامان جمع کر کے رفتہ رفتہ مکان تعمیر ہوتے جاتے ہین جن مکانونکا پہلے تعمیر ہونا ضرور معلوم ہوتا ہے وہ پہلے طیار ہوتے ہین - جن مکانون کا بعد بنانا مناسب معلوم ہوتا ہے بعد کو طیار ہوتے ہین - اسوقت تک جسقدر تعمیر ہوچکی ہے کوئی مکان جسکی خاص تعمیر کے لیئے چندہ شروع ہوا ہو اور اوسکا چندہ بھی پورا ہوگیا ہو ایسا نہین ہے جسکی پوری تعمیر نہ ہوچکی ہو بجز محمد عنایت اللہ خانصاحب مرحوم کی بورڈنگ ہوس کے کہ اونھون نے اوسکی

تعمیر کے لئے خاص جگہہ مقرر کردی ہے اور جبتک تعمیر عمارت کا سلسلہ وہانتک نہ پہونچے اوسکی تعمیر غیر ممکن ہے اگر اسطح پر تعمیر کا کام نہو تو ایک اینٹ بھی دوسری اینٹ پر نہین رکھی جاسکتی۔

اے صاحبو مجھے اس بات کے کہنے سے شرم آتی ہے کہ یہ میری ہی محنت اور جانفشانی اور تدبیر تھی جو آپ آج کالج اور بورڈنگ ہوس کی اسقدر عالیشان عمارتین بنی ہوئی دیکھتے ہین جنکو دیکھکر نہ صرف ہندوستان کے لوگ بلکہ یورپ اور امریکا کے سیاح بھی حیران رہجاتے ہین۔ جو محنت و مشقت مینے کی ہے اور جاڑے گرمی برسات مین محنت اوٹھائی ہے قلی کا کام مینے کیا ہے اور میر کا کام مین نے کیا ہے انجنیر کا کام مین نے کیا ہے۔ اپنا ذاتی روپیہ خرچ کرنے مین دریغ نہین کیا اوسکا صلہ ہمارے دوستون نے اوس پمفلٹ مین جو خاص علیگڈہ مین چھاپکر مشتہر کیا یہ دیا ہے۔ کہ تعمیر کا کام سکرٹری اسلیئے اپنے اختیار مین رکھتے ہین کہ اونکو بھی نفع کثیر ہوا کرے جزاہ اللہ ثم جزاہ اللہ۔ مگر اے دوستو مین ان باتون سے رنجیدہ نہین ہوتا میری قوم نے مجھکو اس سے بھی زیادہ سخت وسست کہا ہے۔ اگر قوم کی ایسی بدتر حالت نہوتی تو ہم سب کو قومی بھلائی کی اسقدر فکر کیون ہوتی۔ کبھی کبھی مین یہ کہہ اوٹھتا ہون کہ ان اجری الا علی اللہ مگر درحقیقت مین نے اپنی قوم کے لئے جو کچھہ کیا ہے اگر فی الواقع کیا ہو تو نہ بتوقع صلہ قوم کیا ہے اور نہ بامید اجر من اللہ ۵

فاش میگویم واز گفتۂ خود دلشادم	بندۂ عشقم و از ہر دوجہان آزادم

بزرگان من۔ آپ اس بات کو ضرور تسلیم کرینگے کہ ہر ایک کام جو کیا جاتا ہے اوسکی دو حالتین ہوتی ہین۔ ایک حالت یہ ہے کہ وہ کام کمل اور پورا ہوگیا ہے تمام سامان مہیا ہی اور کوئی چیز جو اوسکے لیئے ضرور ہے باقی نہین۔ دوسری حالت اوسکی یہ ہے کہ وہ تکمیل کو نہین پہونچا اور اوسکی ہر ایک چیز تکمیل کو پہونچنی باقی ہے۔ اور سب سے بڑی محتاجی اُسکو ایک ایسے شخص

یا اشخاص کے وجود کی ہے جو اوسکو تکمیل تک پہونچاے - اُن دونون حالتون مین طریقۂ کارروائی بالکل مختلف ہے - پہلی حالت مین تمکو اختیار ہے کہ جو قواعد و قوانین چاہو بناؤ - جسکے اختیارات چاہو سلب کرو - اور جسکو چاہو عطا کرو - تمکو کچھہ بنانا نہین ہے بلکہ بنی بنائی چیز تمہارے ہاتھہ مین ہے بجز اسکے کہ تم اوسکو حفاظت سے رکھو اور کچھہ تمہارا کام نہین ہے -

مگر دوسری حالت اس سے بالکل مختلف ہے - پہلے اوس چیز کا پیدا کرنا ہے اور پھر اوسکے بعد اوسکی حفاظت کی فکر کرنی ہے ہمارے کالج کی حالت ابتدائی حالت سے کچھہ ہی آگے بڑھی ہے ابھی اوسکے لیئے بہت کچھہ کرنا باقی ہے - پس اگر تم ایسی باتین کرنی چاہو جو اوسکے مکمل ہو جانے کے بعد کرنی زیبا ہین تو اوسکے ساتھہ سلوک نہین کرتے بلکہ دشمنی کرتے ہو -

لوگون کو یہ غلط خیال پیدا ہوا ہے کہ کالج نے بہت سا روپیہ جمع کر دیا ہے اور اوسکے پاس بہت کچھہ سرمایہ ہے جس سے کالج بغیر کسی تکلیف اوٹھائے چل سکتا ہے - اسوقت تک کالج کی آمدنیان بجز معدودے کے ایسی ہی بے بھروسہ ہین جیسی کہ اون اسکولون کی آمدنیان ہین جنپر ہم طعنہ کرتے ہین اور وہ آمدنیان بھی اخراجات کے لیئے کافی نہین - ہر مہینے کی پہلی تاریخ ایک آفت کی گھڑی ہوتی ہے اور گھنٹون تک اس رنج و فکر مین پڑا رہنا پڑتا ہے کہ لوگونکی تنخواہین کسطرح اور کہان سے تقسیم کیجاوین - اس سال بجٹ مین دو ہزار روپیہ کا خرچ آمدنی متوقع سے زیادہ تخمینہ ہوا ہے اوسپر یہ آفت مزید پیش آئی ہے کہ اس سال آمدنی متوقع سے جو یقینی قابل وصول تھی چار ہزار روپیہ کم وصول ہوگا - ہم تو ان فکرون مین پڑے ہین کہ کیا ہوگا اور کیونکر کام چلیگا ہارے داؤن خدا پر بھروسہ کرتے ہین - اور ہمارے دوست بے فکر بیٹھے راے دے رہے ہین کہ یورپین اسٹاف سے یہ معاہدے کرنے چاہیئن اور اسطرح ایک کمیٹی لندن مین قایم کرکے اوسکی معرفت یورپین اسٹاف کو نوکر رکھنا چاہیئے - کس برتے پر یہ رائین بتائی جاتی ہین

ہمارے پاس ہے کیا جو ہم ایسا کر سکین ہم ایسی رایون سے گو وہ عمدہ ہی کیون نہون باز آئے ہمکو تو وہ طریقہ بتاؤ جس سے موجودہ حالت مین کام چلے۔

اسی برسات مین ہمارے دوست ڈاکٹر موریارٹی سول سرجن نے جنکی سپردگی مین بورڈرونکا علاج ہے حکم دیا کہ بورڈرون کی صحت کے لئے پانی کا نکاس بورڈنگ ہوس اور اوسکے اطراف سے فی الفور بنایا جاوے۔ ایک آرڈر واسطے مہیا کرنے دواؤن کے جو ولایت سے منگائی تھین بھیجا تاکہ بورڈنگ ہوس مین دوائین موجود رہین۔ نہ کمیٹی مین روپیہ موجود ہے کہ ہزار بارہ سو روپیہ خرچ کرکے پانی کا نکاس بنائے نہ شفا خانہ کے فنڈ مین گنجایش ہے کہ دواؤن کی قیمت ادا کرے پس یا تو ان سب کامون کو جسطرح جانو انجام دو یا بورڈرون کو جنکے ماں باپ نے اپنے پیارے لخت جگر جن کو ہمارے بھروسہ پر اپنی آغوش محبت سے جدا کرکے اسقدر دور و دراز فاصلہ پر بھیجدیا ہے معرض ہلاکت مین ڈالو۔ ہمارے دوست بیٹھے ہوئے نکتہ چینیان کرتے ہین کہ کمبخت سکرٹری کو فلان اختیار کیون دیا جاتا ہے۔ کیون بلا اجازت کمیٹی وہ کام کر بیٹھتا ہے۔
ارے صاحب جو حالت موجودہ کالج کی ہے بغیر اسکے کام چل ہی نہین سکتا تم کالج کو پہلے مستقل اور مستغنی ہونے دو پھر جو تمہارا دل چاہے اوسکے لئے قواعد بناؤ۔

کالج کی تعمیر کے فنڈ مین ایک پیسہ موجود نہین ہے۔ اور بعض مکانون کا تعمیر کرنا اور ہر سال مرمت طلب مکانات کا مرمت کرنا ایسا ضرور ہے جسکے انجام کے بغیر چارہ ہی نہین کمبخت سکرٹری بھیک مانگ کر روپیہ جمع کرتا ہے۔ اپنا ذاتی روپیہ خرچ کرتا ہے اور اپنی ذاتی ذمہ داری پر دستاویز لکھکر روپیہ قرض لیتا ہے اور اون ضروری کامون کو پورا کرتا ہے۔ کالج کے خزانہ مین ایک پیسہ تعمیر فنڈ کا تو موجود نہین ہے اور ہمارے دوست قواعد تجویز کرتے ہین کہ تعمیر مین خرچ کرنے کا سکرٹری کو اختیار نہو۔ ارے صاحب تم پہلے خزانہ مین روپیہ تو جمع کردو پھر قواعد بھی

بنانا سکرٹری کو نکالدینا اور جو چاہنا سو کرنا۔

سب سے بڑی ضرورت اسوقت قوم کی بھلائی کے لئے طالب علمون کو اخراجات تعلیم مین وظیفون یا اسکالر شپون سے امداد کرنا ہے امیرون کے لڑکون سے بہت کم توقع ہے کہ وہ باعتبار علم و فضل کے قوم کے فخر کے باعث ہون گے اگر کچھہ توقع ہے تو اشراف خاندانون کے لڑکون سے مگر افسوس سے یہ بات تسلیم کرنی پڑی ہے کہ بغیر امداد کے وہ اپنی تعلیم پوری نہین کر سکتے۔ کالج کے پاس بجز قلیل بلکہ نہایت قلیل سرمایہ کے کوئی فنڈ اسکالر شپون یا وظیفون کے لئے نہین ہی ہر سال سکرٹری کو بھیک مانگنی پڑتی ہے دوستون سے سوال کرنا پڑتا ہے کہ دوست بھی ہر روز کے سوال سے تنگ ہوجاتے ہین۔ کتابین بیچکر۔ کتابون کے بیچنے کی دوکان کرکے۔ تھیئٹر مین ناچ گاکر سوانگ بھر کر کچھہ روپیہ اسکالر شپون کے لئے جمع کرنا پڑتا ہے اور پھر آیندہ سال کے لئے فکر لگی رہتی ہے۔ یہان ہمارے دوست کہتے ہین کہ کہین دنیا مین بھی ہوا ہے کہ سکرٹری اس سے زیادہ جسکی اجازت کمیٹی نے دی ہے کوئی اسکالر شپ یا وظیفہ کیسی ہی ضرورت ہو دیسکے۔

ارے صاحب تم پہلے اپنے خزانہ مین اسکالر شپون اور وظیفون کے لئے روپیہ تو جمع کرلو پھر اسکو خرچ کرنے مت دو۔

ہمارے دوست بعوض اسکے کہ ان مشکلات کے حل کرنے اور اوسکا سامان مہیا کرنے پر کوشش کرین ان سب مشکلات کا الزام بھی مجھپر رکھتے ہین۔ کوئی تو کہتا ہے کہ کالج مین یورپین اسٹاف کا خرچ بہت بڑھا دیا ہے تعلیم یافتہ بنگالی تھوڑی تنخواہ پر آسکتے ہین اور بخوبی پڑھا سکتے ہین اور طالبعلمونکو یونیورسٹی کی ڈگریان پاس کرادین گے۔ اور کیا چاہیئے دیکھو فلان کالج مین صرف بنگالی ہین ایک انگریز نہین ہے اور کسقدر طالبعلم ہر سال ایف اے اور بی اے مین پاس ہوتے ہین۔

بعض دوست کہتے ہین کہ نہین یورپین اسٹاف کا ہونا ضرور ہے مین اوسکے مخالف نہین

مگر نالایق سکرٹری نے یورپین اسٹاف کی تنخواہین زیادہ کر دی ہین اس سے کم تنخواہ پر یورپین پروفیسر بآسانی ملسکتے ہین - اے صاحبو کیا تم اسپر یقین کر سکتے ہو اور کیا بغیر ایسے یورپین اسٹاف کے جو پورا جنٹلمین ہو آپ اپنی قوم کی کچھ بھلائی اور بہتری کر سکتے ہو - مین کہتا ہون کہ جس اسکیل پر اور جس نتیجہ کی امید پر ہمنے کالج قایم کیا ہے اگر اوس نتیجہ کے حاصل ہونے کی ہمکو امید نہو یا اوس نتیجہ کے مخالف آثار قایم ہون تو کالج کا قایم رکھنا اور ہمکو اسقدر محنت و جان کاہی کا برداشت کرنا محض فضول ہے - ممکن نہین ہے کہ بغیر عمدہ اور معزز جنٹلمین اسٹاف کے ہم اپنی قوم کو جنٹلمین بناسکین -

ایک اور امر ہے جسکا حل کرنا کچھہ آسان نہین ہے اور وہ کالج مین اسٹاف کا مقرر کرنا ہی - تعلیم کی ذمہ داری بتمامہ پرنسپل پر ہے فرض کرو کہ ایک ٹیچر یا ماسٹر کو ٹرسٹیون نے کالج یا اسکول مین مقرر کیا مگر پرنسپل اوسکو لایق نہین سمجھتا اور اوسکے کام کو پسند نہین کرتا - یہ بھی فرض کرلو کہ پرنسپل کی راے غلط ہے اور وہ شخص نہایت لایق ہے مگر جب پرنسپل کو اوسپر طمانیت نہین ہے تو یا تو اوس ماسٹر یا ٹیچر کی جگہہ دوسرے شخص کو مقرر کردو اور اگر دوسرے کی نسبت بھی یہی امر پیش آوے تو تیسرے شخص کو مقرر کرو وعلی ہذالقیاس یا پرنسپل پر جو تعلیم کی ذمہ داری ہے اوس ذمہ داری سے اوسکو بری کرو -

یہ امور کچھہ ہمارے ہی کالج مین پیش نہین آتے بلکہ گورنمنٹ کالجون مین بھی بعض اوقات پیش آتے ہین مگر گورنمنٹ کے پاس بہت بڑا کارخانہ تعلیم کا ہے وہ بہ آسانی ایک کی جگہہ خواہ وہ یورپین ہو یا ہندوستانی دوسرے کو تبدیل کر دیتی ہے ایسی حالت مین ہم کیا کرین ہمارے پاس تو وہی ڈھاک کے تین پات ہین -

اس مشکل کے رفع کرنے کو ایک قاعدہ بنایا گیا ہے کہ اگر کسی ہندوستانی پروفیسر یا ٹیچر کی ضرورت پیش آوے تو سکرٹری اور پرنسپل دونون متفق ہو کر کسی شخص کو نامزد کرین

اور ٹرسٹیون کے اجلاس مین اوسکی منظوری ہو اور اگر یوروپین پروفیسر کی ضرورت ہو تو پرنسپل اور سید محمود جنکے ذریعہ اور تجویز سے تمام یورپین پروفیسر بلائے جاتے ہین اور موجودہ سکرٹری تینون شخص متفق ہوکر اوسکو نامزد کرین اور ٹرسٹیون کی منظوری سے وہ مقرر ہو۔

مگر یوروپین پروفیسر کی نسبت جب وہ ولایت سے بلائے جاتے ہین ایک یہ مشکل پیش آجاتی ہے کہ کالج مین تو ضرورت ہے کہ وہ پروفیسر جو منتخب کیا گیا ہے تار برقی بھیجکر بلایا جاوے تاکہ نہایت جلد کالج مین پہونچے اور وہ پورا اطمینان چاہتا ہے کہ وہ بلا کسی شبہہ وشک کے اوس عہدہ پر مقرر ہوگیا ہے پس اگر اوسکا بلانا اور اوسکو اوس عہدہ پر مقرر ہونے سے مطمئن کرنا ٹرسٹیون کے اجلاس اور اونکی منظوری پر منحصر کیا جاوے تو یہان تعلیم کا کام ابتر ہوجاتا ہے اور طالبعلم بغیر موجود ہونے پروفیسر کے مارے مارے پڑے پھرتے ہین اور اونکا پڑھنا بند ہے اور یونیورسٹی کے امتحانون کے لیئے طیار نہین ہوسکتے اور ہم اوسوقت تک کہ ٹرسٹیونکا باضابطہ اجلاس ہو اور ایک مہینہ پیشتر تاریخ اجلاس سے اوس جو امر اجلاس مین پیش ہوگا اوس سے ٹرسٹیون کو اطلاع دین۔ کچھہ نہین کرسکتے۔ اس مشکل کے رفع کرنے کو ایک قاعدہ بنایا گیا ہے کہ اگر کوئی یوروپین جو ولایت مین ہو اور اوسکا جلد تر بلانا کالج کی اغراض کے لیئے ضرور ہو تو اون تین شخصون یعنی پرنسپل اور سید محمود اور موجودہ سکرٹری کا انتخاب ایسا ہی تصور ہوگا کہ گویا ٹرسٹیون نے اوسکا تقرر منظور کرلیا ہے آجتک اسیطرح پر برابر ہوتا رہا ہے اب مین نے اسی عملدرآمد کو مسودہ قانون مین داخل کیا ہے اوس پر اعتراض ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ سب اختیار ٹرسٹیون کو ہونے چاہئین۔ اچھا صاحب ٹرسٹیون ہی کو ہونے چاہئین۔ مگر بتاؤ تو سہی کہ ٹرسٹی کسطرح سے ٹیچرون اور ماسٹرون اور پروفیسرون کو منتخب کرینگے اور یہ تمام مشکلات جو تعلیم مین پڑتے ہین کیونکر رفع ہونگی اور کالج

کا کام کسطرح پر چلیگا۔

سب سے زیادہ مشکل کام جو بالفعل کالج مین ہے وہ یورپین اسٹاف کا ولایت سے بلانا اور کالج مین رکھنا ہے اب اُن مشکلات پر غور کرنا چاہیئے جو ہمکو ولایت سے معزز و قابل یورپین پروفیسرون کے میسر آنے مین پڑتی ہے۔

کالج اونکو اسقدر تنخواہ نہین دیسکتا جسقدر کہ اوسی حیثیت کے یورپین افسرون کو گورنمنٹ سے یا موجودہ ایڈڈ کالجون سے اوسی حیثیت کے پرنسپل یا پروفیسر کو ملتی ہے۔

ہمارے کالج کی ملازمت مین نہ اونکو ترقی کی امید ہے نہ پنشن کی۔

ہمارا کالج ایک ہندوستانیون کی کمیٹی کے ماتحت ہے جو ایک ٹرسپا تک اختیار تمام ملازمون پر رکھتی ہے اور اگرچہ یہ کہنا ایک افسوس کی بات ہے مگر جبکہ واقعی ہے تو کہنے مین کچھ شرم نہین ہے کہ ایک یورپین جنٹلمین ایک ہندوستانی کمیٹی پر کسقدر اعتماد و طمانیت رکھسکتا ہے۔

ہمارے کالج کو اسقدر مقدور نہین ہے کہ ہم یورپین افسرون سے کسی مدت کے لئے کوئی معاہدہ کرین۔ معاہدہ مین اوسکے ایفاء کے لئے کسی بنک کی ضمانت درکار ہوگی اور کوئی بنک ضمانت نہین کر سکتی جبتک کہ اوسقدر روپیہ جو تخلف معاہدہ کی صورت مین دینا پڑے نقد اوسکے پاس امانت نہ کردیا جاوے یا اوسقدر مالیت کے پرامیسری نوٹ اوسکے نام انڈارسمنٹ ہوکر اوسکے سپرد نہ کردیئے جاوین۔ ہمارے کالج کو اسقدر استطاعت نہین ہے کہ اسطرح پر کوئی معاہدہ کرکے ضمانت دیسکے۔

معہذا ہمارے کالج کے لئے ایسے پروفیسرون کا ہونا جو اس قسم کا معاہدہ کرکے آوین محض بے سود ہے۔ ہمارے کالج مین تو ایسے یورپین جنٹلمین افسرون کی ضرورت ہے جو تعلیم سے خود شوق رکھتے ہون اور اونکے دلمین اسباب کا خود شوق ہو کہ ایک درماندہ قوم کو جو کیسی

زمانہ مین علم وفضل مین بھی بلند نام تھی - پستی کی حالت سے نکالکر علم کی ترقی کے درجہ تک
پہونچائے - بلاشبہہ ایسے لوگ ملنے نہایت مشکل ہین - مگر مین نہایت خوشی اور فخر سے کہتا ہون
کہ کل موجودہ یورپین اسٹاف یہی فیلنگ رکھتا ہے بشرطیکہ ہم اوسکے ساتھ ویسی ہی دوستانہ
فیلنگ برتین جیسی کہ وہ ہمارے ساتھ برتتے ہین اور اوس سے زیادہ اونکا اعزاز وادب کرین
جتنا کہ وہ ہم سے چاہین -

ایسے کام کے لئے جیسا کہ ہمارا کام ہے اگریمنٹ سے بدتر کوئی چیز نہین ہوسکتی کیونکہ وہ اپنا فرض
صرف اسقدر سمجھے گا کہ شرایط معاہدہ کو پورا کرے - ہم ہر وقت اس تاک مین رہینگے کہ شرایط معاہدہ
پوری ہوئین یا نہین اسطرح کی تاک جھانک سے تعلیم نہین ہوسکتی ہمکو تو ایسا دل چاہیئے جو
ہماری قوم کو تعلیم دے - ایسا دل ہاتھ آتا ہے محبت اور دوستی سے نہ کسی اگریمنٹ اور معاہدہ سے -

جب اسکول جاری ہوا ہمکو یورپ مین مگر ایک جنٹلمین ہیڈ ماسٹر کا ملنا مشکل تھا حالانکہ یورپ سے
بلانا نہ تھا بلکہ ہندوستان ہی مین سے تلاش کرنا تھا مگر ہرگز ہم کامیاب نہوتے اگر ہمارے اور
ہمارے کالج کے دوست مسٹر کے ڈیٹن توجہ نکرتے - اونھون نے مسٹر سڈنس کو اور اوسکے بعد مسٹر نسبٹ
کو جو اتفاقیہ ہندوستان مین موجود تھے بلایا - اون لوگون کو مسٹر ڈیٹن پر بھروسہ تھا جو ہمارے
کالج کی کمیٹیون کے سلسلہ مین پریسیڈنٹ کمیٹی ڈریکٹر آف سکولرزنگ اینڈ ویریس لینگوجز تھے
اور مسٹر ڈیٹن کو جو میرے بہت پرانے دوست ہین میری ذات پر طمانیت اور پورا بھروسہ تھا -
مسٹر ہوسٹ ہماری خوش قسمتی سے اور بعض تقدیری واقعات سے ہمارے ہاتھ آگئے ہین
ورنہ اونکا ہمارے کالج مین آنا ممکن نہ تھا -

اوسکے بعد کالج کو ایسی ترقی ہوگئی تھی کہ اوسکے لئے پرنسپل یا پروفیسر کا ہندوستان مین
تلاش کرنا فعل عبث تھا اور بغیر اسکے کہ ولایت سے اور ولایت کی یونیورسٹیون کے گریجوٹ کو

بلاآئین کام ہی نہین چلسکتا تھا- ہمارا مقصد پورا ہونے کو صرف گریجوٹ ہی ہونا کافی نہ تھا بلکہ
ایک معزز خاندان کا اور ایک ایسے جنٹلمین مزاج کا ہونا بھی ضرور تھا جو ہم سے دوستانہ یا برادرانہ
برتاؤ اور ہماری قوم کے بچون پر پدرانہ شفقت رکھنے کے لایق ہو- مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ اگر سید محمود
اس کام کو اپنے ذمہ نہ لیتے اور اوسکا انجام نکرتے ایک شخص بھی ہمکو ولایت سے میسر نہ آتا- جو لوگ
ولایت سے آئے صرف سید محمود کی دوستی پر طمانیت کرکے اور سید محمود کے سبب سے
مجھپر طمانیت کرکے اور اس یقین پر کہ اونکو صرف انھین دو شخصون سے سروکار رہیگا بلا کسی شرط اور
بلا کسی اگریمنٹ کے ہمارے کالج مین آئے- ایک یورپین جنٹلمین نے جسنے ہمارے کالج مین آنیکا ارادہ
کیا تھا ولایت مین سر جان اسٹریچی سے پوچھا کہ مجھکو کن شرطون پر جانا مناسب ہوگا
سر جان نے جواب دیا کہ کالج سید احمد کے ہاتھ مین ہے اوسپر پوری طمانیت رکھنا سب سے عمدہ شرط
ہے- اے صاحبو ہر شخص ہر ایک کام کے انجام دینے کا دعوی کر سکتا ہے مگر مجھکو بھی کالج سے کچھ
تعلق ہے اور کالج کے ساتھ تھوڑی یا بہت ہمدردی ہے مجھکو بھی تو سمجھنا چاہیئے کہ جس کام کے
انجام کرنے کا وہ دعوی کرتا ہے کیونکر وہ اوسکو انجام دیسکتا ہے- میرا یہ دلی یقین ہے کہ اگر آئندہ ہمکو
کسی یورپین پروفیسر کا ولایت سے بلانا ہو اور سید محمود واسطہ نہون اور نیز موجودہ یورپین افسر
اوس شخص کو ہمارے برتاؤ سے جو ہم کالج کے یورپین افسرون کے ساتھ رکھتے ہین مطمئن نہ کرین تو
محالات سے ہے کہ کوئی شخص بھی ولایت سے آوے- ہر شخص کو اختیار ہے کہ کہدے کہ میرے
یہ خیالات غلط ہین اور توہمات ہین سینکڑون گریجوٹ ولایت کی یونیورسٹیون کے مارے مارے
پھرتے ہین اور ایک تار برقی پر آسکتے ہین مگر مین اوسپر یقین نہین کر سکتا اور نہ مین اپنی ایمانداری سے
کالج کو ایسی حالت مین چھوڑ سکتا ہون جس سے مجھکو یقین اوسکی آئندہ کی خرابی اور ابتری کا ہو-
یورپین افسر جب ہمارے کالج مین آئے تو اونھون نے دیکھا کہ ایک کمیٹی کالج پر حکومت

کرتی ہے جسمین مختلف مزاج مختلف طبیعت اور مختلف سویلزیشن کے لوگ شامل ہین اور پانچ آدمی جو نہ انگریزی جانتے ہین اور نہ انگریزون کی ضروریات وحالات سے واقف ہین ہر ایک امر کا فیصلہ کر دیتے ہین بلا شبہہ اونکو تردد ہوا کہ موجودہ سکرٹری کے بعد کون سکرٹری ہوگا اور کسکے ساتھہ ہم ملکر کالج کا کام بہ طمانیت کر سکینگے یا نہین اگر انصاف سے دیکھا جاوے تو اونکا یہ خیال کچھہ ناواجب نہ تھا اسی کے ساتھہ بدبختی سے ایسے امور پیش آئے جس سے اونکو عدم طمانیت کا خیال زیادہ پختہ ہوگیا بلکہ درجہ یقین کو پہونچگیا - کسی کے یہ کہدینے سے کہ اونکے یہ خیالات صرف توہمات ہین اونکے دل کو طمانیت نہین ہوسکتی اونکی یہ خواہش نہ تھی نہ وہ اسمین مداخلت کرنا چاہتے تھے کہ موجودہ سکرٹری کے بعد کون سکرٹری ہو - مگر بلاشبہہ اونکی خواہش یہ تھی کہ یہ بات معلوم ہوجاوے اور ابھی اوسکا تصفیہ ہوجاوے کہ موجودہ سکرٹری کے بعد کون سکرٹری ہوگا اوسکے بعد وہ اپنے حال کا خود تصفیہ کرینگے اگر وہ سمجھین گے کہ اوسکے ساتھہ وہ ملکر کالج کا کام بہ طمانیت کر سکتے ہین کرینگے ورنہ خدا حافظ کہکر اپنے لئے کوئی اور راستہ اختیار کرین بیشک اونکا یہ خیال ہے کہ اگر سید محمود آیندہ سکرٹری ہون تو وہ بہ طمانیت جبتک خدا چاہیگا کالج کا کام کر سکینگے - انھون نے اپنے اس خیال کو پوشیدہ نہین رکھا اس ضلع کے یورپین دوستون اور اُن یورپین دوستون سے جو ہمارے کالج کے بے انتہا دوست اور ہمارے کالج کے ہر گونہ ترقی کے خواہان ہین سب پر ظاہر کیا -

میرے کُل یورپین دوستون نے صلاح دی کہ کالج کی بہتری کے لئے نہایت ضرور ہے کہ یورپین اسٹاف کو کافی طمانیت سے رکھا جاوے اور تم کو بنظر بہتری کالج کے ضرور ہے کہ بہت جلد اس بات کا تصفیہ کردو کہ تمہارے بعد سید محمود کالج کے لیف سکرٹری ہونگے -

اس خاص معاملہ مین یورپین دوستون کی راے ومصلحت کو بہ نسبت کسی ہندوستانی

دوست کے زیادہ وقعت کی سمجھتا ہون اور بیشک اونکی مصلحت کو کالج کی آیندہ حالت کے لئے
زیادہ مفید سمجھتا تھا - لیکن اس سبب سے کہ سید محمود میرے فرزند ہین اُسمین مجھکو تامل ہوجاتا تھا

علاوہ اسکے میرا یہ بھی فرض تھا کہ مین اس بات کی بھی فکر کرون کہ میرے بعد کالج کا کیا حال
ہوگا یہ کہدینا کہ خدا پر چھوڑ دو بڑے بڑے دینداروں کا کام ہے مین تو دنیا کا ایک آدمی ہون
اور دنیا کے انتظام کی پابندی سے آیندہ کے انتظام کا خیال ایک قدرتی امر ہے جو ہر شخص کے دلمین پیدا
ہوتا ہے - کالج اب ایک اسکول نہین رہا ہے جسکا کام ہمان شمان چلالین اب خدا کے فضل سے وہ اعلیٰ
درجہ تک ترقی کر گیا ہے ایم اے کلاس تک اوسمین پڑھائی ہوتی ہے یونیورسٹی الہ آباد نے
اوسکو اعلیٰ درجہ کا کالج تسلیم کرکے اوسکے پرنسپل کو جو کوئی ہو بذریعہ عہدہ پرنسپلی سنڈیکٹ کا ممبر تسلیم
کیا ہے - ایسے کالج کا کام چلانے کے لئے ایسے شخص کا سکرٹری ہونا لازم ہے جو خود انگریزی
علوم اور یورپین سینز و لٹریچر سے کماحقہ واقف ہو اور انگریزی تعلیم کو سمجھتا ہو تعلیم کے معاملہ
مین پرنسپل کے ساتھ صلاح و مشورہ مین شریک ہو سکتا ہو خود اس بات کو جان سکے کہ کالج مین
تعلیم کی کیا حالت ہے اگر کچھہ نقص ہون تو اوسکے سمجھنے اور اصلاح کرنے پر قدرت رکھتا ہو -
پرنسپل کا جو ہمارے کالج کی طرف سے یونیورسٹی مین بطور کالج کے ریپریزنٹیٹو کے قرار دیا گیا ہے -
یونیورسٹی مین تجویزین پیش کرنے مین جو مسلمانون کی تعلیم سے بالخصوص علاقہ رکھتے ہین مشیر
ہونے کی لیاقت رکھتا ہو - کالج کے معاملات مین تمام خط و کتابت جو ڈریکٹر پبلک انسٹرکشن سے
گورنمنٹ سے گورنمنٹ آف انڈیا سے تعلیم کی نسبت اور بالتخصیص مسلمانون کی تعلیم کی نسبت
ہوتی ہین اونکو انجام دے سکے -

مین خود اقرار کرتا ہون کہ مجھہ مین ان تمام کامون کے انجام دینے کی لیاقت نہین ہے صرف
سید محمود کی امداد سے وہ انجام پاتے ہین امداد کا لفظ بھی صحیح نہین ہے بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ

اون سب کو سید محمود انجام دیتے ہین پرنسپل صاحب کالج کے تعلیمی معاملات مین سید محمود سے مشورہ کرتے ہین یونیورسٹی کے معاملات مین سید محمود سے مشورہ کرتے ہین ہمارے دفتر کو دیکھو تو معلوم ہو گا کہ تمام امپارٹنٹ چٹھیان متعلق کالج اونکی لکھی یا لکھوائی ہوئی موجود ہین۔

ایک اور امر ہے جسکو مین بہت بڑا عظیم الشان سمجھتا ہون گو اور لوگ اوسکو حقیر سمجھین کہ جس مقصد اور جس پالسی سے مین نے قایم کیا ہے اور جس نتیجۂ قومی ترقی پر مینے اوس پر محنت کی ہے میرے بعد بھی اوسیطرح اور اوسی نتیجہ پر یہ کالج چلے۔ سید محمود ابتدا سے آج تک ان تمام صلاحون مین شریک غالب رہے ہین اور مجھکو اس بات کا یقین کامل ہے کہ سوائے سید محمود کے اور کوئی شخص کالج کو اوس طریقہ پر نہین چلا سکتا۔ کہدو کہ یہ تمہارا خیال غلط ہے مگر مین اوسی بات کے کرنے پر مجبور ہون جسپر مجھکو یقین ہے مگر ہان ایک مدت بعد جب بخوبی مستحکم ہو جاویگا تو ہر کوئی چلا سکیگا۔

ان تمام واقعات واقعی اور امورات حالی اور حالات وجدانی نے مجھکو آمادہ کیا کہ مین مسودہ مجوزہ مین سید محمود کو اپنی زندگی تک جنٹ سکرٹری جسکا درحقیقت ابتدا سے وہ کام کرتے ہین اور اپنے بعد لیف آنریری سکرٹری مقرر کرون۔ مین سمجھتا تھا کہ ایسا کرنے مین لوگ مجھکو ہر طرح کے طعنے دین گے اور کوئی بدگمانی اور کوئی اتہام ایسا نہوگا جو مجھپر نہ کرینگے۔ مین نے کہا کہ اگر مین قوم کی اور کالج کی بہتری اسمین سمجھتا ہون اور اوسپر یقین کرتا ہون اور صرف اپنی طعنہ زنی کے خوف سے اوسکو نکرون تو مجھسے زیادہ کوئی بددیانت اور دغاباز اور قوم کا دشمن نہوگا۔ پس مینے کیا جو جی نے کیا اور لومۃ لائم کا خوف نہین کیا میری نیت کا فیصلہ کرنے والے میرے دوست نہین ہین جو بیہودہ باتین بناتے ہین بلکہ اوسکا فیصلہ کرنے والا ایک دوسرا حاکم ہے جو میری نیت یا بدنیتی اور اونکے ظن یا بدظنی کا فیصلہ کرے گا وھو احکم الحاکمین۔

اسی زمانہ مین ہمارے دوست مسٹر ڈیٹن نے جو ہماری کالج کمیٹی ڈریکٹران کے ممبر ہین، اور جب وہ

ہندوستان مین تھے تو پریسیڈنٹ تھے اسی معاملہ مین ولایت سے مجھکو ایک چٹھی لکھی ہے جسکا انتخاب مین آپکو سُناتا ہون اور وہ چٹھی یہ ہے۔

مای ڈیر سید احمد۔ مین افسوس سے مگر تعجب سے نہین۔ سنتا ہون کہ مولوی سمیع اللہ خان آپکی کوششین جو کالج کو مضبوط کانسٹیٹیوشن بنانے کے لئے ہین روکنا چاہتے ہین اور مین باسانی سمجھ سکتا ہون کہ آپکی خواہش محمود کو اپنا جانشین مقرر کرنے کے لئے ہے اور آپ اوسپر زور دینے سے اسلئے ڈرتے ہین کہ خودغرضی نہ پائی جاوے۔ لیکن تمام لوگ جنکے دل مین کالج کی بہتری کا خیال ہے اور حالت کے سمجھنے کے قابل ہین اس اہم کام مین اتفاق کرینگے کہ آپکا جانشین محمود کو کیا جاوے گو مین جانتا ہون کہ اس بات کو کئی سال چاہئین جب کہ وہ اپنے فرائض کا چارج لین۔ اور مین خیال کرتا ہون کہ آپ مجھے معاف کرینگے اگر مین یہ کہون کہ آپکا فرض ہے کہ کُل تعلقات رشتہ داری کو جو مابین آپکے اور سید محمود کے ہین ایک طرف کرکے نہایت مستعدی سے اس بات پر زور دین * * * یہ وقت کالج کے لئے نہایت خطرناک ہے اور اوسکی آیندہ حالت آپ کی کارروائی پر منحصر ہے * * * مین آپکو تاکید سے کہتا ہون کہ آپ مضبوط ہوکر کانسٹیٹیوشن کے جاری ہونے پر پورا زور دین * * * اور مجھکو نہایت رنج ہوگا اگر آپ اوس طریقہ سے جو آپ نے شروع کیا ہے باز رہین گے۔

مقام دیمبٹ فورڈ لندن — مین ہون آپکا قدیم سچا دوست

۸- اگست سنہ ۱۸۸۹ع — کے ڈیٹن

اے صاحبو۔ جس طرف سے اس تجویز کی مخالفت کی ہوا چلی مجھکو ہرگز یقین نہ تھا کہ اُس طرف سے یہ ہوا چلیگی تمام لوگ جو کالج کی محنتون مین میرے سکرٹری ہونے کی حالت مین شریک تھے وہ اوسوقت بھی شریک رہ سکتے تھے اور مدد کر سکتے تھے جبکہ سید محمود سکرٹری ہوتے مگر افسوس

ہے کہ مخالفت ہوئی اور ایسی بُری طرح پر جسنے نہ اشخاص کو بلکہ قوم کو بدنام کیا مخالفت رائے سے نہی بلکہ عداوت اور ذاتیات تک نوبت پہونچ گئی رسالے چھپے اخبارون مین آرٹکل چھپے انگریزی مین پمفلٹ چھاپ چھاپ کر ہندوستان مین تقسیم ہوئے اور کوئی درجہ مخالفت کا باقی نہین چھوڑا اور بقول پاؤنیر کے ثابت ہوگیا کہ مسلمانون مین یہ قابلیت نہین ہے کہ کوئی بڑا کام اتفاق سے کر سکین۔

انھین تحریرات پر قناعت نہین کی بلکہ ایک گروہ مخالفین کا قایم کیا اور ایک میٹنگ کی اور جایز وناجائز طریقہ سے اوسمین لوگون کو شریک کیا اوس ناجائز کمیٹی کی رویدادین چھاپکر مشتہر کین اور چند رزولیوشن پاس کیئے جسمین لکھا ہے کہ بالاتفاق پاس ہوئے ہین۔

آپ کو اس بات کے سننے سے تعجب ہوگا کہ اون لوگون مین جنکی اتفاق رائے سے اون رزولیوشنون کا پاس ہونا لکھا ہے **محمد عبد الشکور خان صاحب** رئیس بھیکم پور بھی ہین جو شریک تھے۔ محمد عبد الشکور خان صاحب نہایت متین اور قابل ادب بزرگ ہین اونکی ذات سے اس ضلع کے شیروانی افغانون کو فخر ہے اونھون نے مجھکو لکھا ہے کہ "غرض انعقاد اوس جلسہ کی صرف غور اور مشورہ کرنا قواعد مسودہ ٹرسٹیان پر تھا نہ کسی قواعد مسودہ مذکور کا پاس یا نا منظور کرنا"۔ مگر اوس رویداد مین متعدد رزولیوشنون کا پاس ہونا لکھا ہے جنمین بہت سی دفعات کو نا منظور کیا ہے۔

نسبت **سید محمود** کے **جنٹ سکرٹری** اور بعد کو **لیف سکرٹری** مقرر ہونے کے وہ لکھتے ہین کہ مینے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ جن دفعات مین اسکا ذکر ہے وہ اسطرح پر ترمیم ہون کہ "حسب خواہش سکرٹری ایک اسسٹنٹ یا جنٹ سکرٹری منجملہ ٹرسٹیان کالج بلا معاوضہ مقرر ہونا مناسب ہے جسکو آنریری سکرٹری پسند کرے کوئی وجہ اسکی نہین ہے کہ آنریری سکرٹری

بضرورت اپنی معاونت کے اپنا اسسٹنٹ یا جنٹ منجملہ ٹرسٹیان مقرر کرنا چاہین تو اوس سے
انکار کیا جاوے اور معتبر ذریعہ سے مجھکو معلوم ہوا ہے کہ چند سال سے تمام تحریرات انگریزی خط کتابت
باضابطہ اور رپورٹ وغیرہ متعلق مدرستہ العلوم آنریبل جسٹس سید محمود کی راے سے اوقلم سے
تحریر ہوتی ہین ونیز انتخاب وتقرر یورپین اسٹاف کا آنریبل سید محمود کی تجویز واہتمام سے ہوتا ہے
لہذا اول جنٹ سکرٹری آنریبل سید محمود کا حسب خواہش آنریری سکرٹری ہونا چاہیئے
لیکن لایف جنٹ سکرٹری ہونے کا استحقاق وضرورت نہین ہے اور بعد خالی ہونے عہدہ
آنریری سکرٹری کے اول مرتبہ عہدہ آنریری سکرٹری پر مقرر ہونا جنٹ سکرٹری کا بوجہ اپنے
استحقاق کارگذاری واعتماد قرین انصاف ہے واسطے اوس میعاد کے جو ہر ایک سکرٹری کے لئے
سہ سالہ مندرج قانون ہے لیکن لایف آنریری سکرٹری نہ ہونا چاہیئے نہ لایف سکرٹری ہونے کا
کوئی حق ظاہر کیا گیا ہے پس بحالت آنریبل سید محمود کے اول مرتبہ عہدہ جنٹ سکرٹری اور
آنریری سکرٹری پر واسطے میعاد معین کے جو نکتہ چینیان نسبت لیاقت انتظامی آنریبل موصوف کے
کیگئی ہین یا جو اعلی درجہ ہر قسم کی لیاقتون کا ثبوت اونکے واسطے کرکے مستحق لایف آنریری
سکرٹری کا قرار دیا ہے ان دونون رایونکا فیصلہ عملی طور پر اس میعاد مین ہو جائیگا اور
کیا عجب ہے کہ آنریبل مسٹر سید محمود وقت دوسرے انتخاب عہدہ آنریری سکرٹری کے
لایق لایف آنریری سکرٹری ہونے کے مستحق ثابت ہووین اور جو حضرات اسوقت اس راے
کے مخالف ہین بنظر انصاف اس سے اتفاق کرین - اس صورت مین یہ بھی ضرور ہے کہ بغرض
اطمینان آیندہ یورپین اسٹاف کے شرایط خاص مابین اسٹاف مذکور اور کمیٹی ٹرسٹیان منعقد
کرلیجاوین تاکہ کسی وقت مین شبہہ ابتری کالج بوجہ بددلی یورپین اسٹاف باقی نہ رہے اور یہہ
طریقہ اطمینان باضابطہ کا بہ نسبت اطمینان ذات شخص واحد کے مستحکم بنا پر قایم ہوگا -

بپابندی دفعہ ۴۴ سکرٹری کو اختیار تقرر رجسٹرار کا ہونا چاہیئے لیکن منجملہ ٹرسٹیان واسطے میعاد معین کے جو زاید تین ماہ سے نہو اس سے اگر میعاد زائد کی ضرورت ہو یا کسی غیر شخص کا ٹرسٹیان سے رجسٹرار مقرر کرنا ضروری متصور ہو تو اول منظوری ٹرسٹیان حاصل کیجاوے۔

نسبت دفعہ ۵ و ۱۱ متعلق تعداد ٹرسٹیان جلسہ منعقدہ ۲۷- اگست ۱۸۸۹ء مین مینے اپنی راے یہ ظاہر کی تھی کہ کُل ممبران کا ٹرسٹی مقرر ہونا ضروری نہین ہے اسوجہ سے کہ وقت قایم ہونے کالج کے بلحاظ کثرت مخالفت اور قلت بہم رسی معاونین کالج اس امر کا محتاج تھا کہ جسطرح ممکن ہو تعداد ممبران مین ترقی کیجاوے اور زیادہ تر خوض ممبرون کی لیاقت و حیثیت پر نکیا جاوے اب کہ کالج حالت موجودہ تک مرتبۂ ترقی کو پہونچ گیا اور تمام مخالفتین جو نسبت تعلیم انگریزی و قایم ہونے کالج کے تھین کالعدم ہوگئین تو اب ضرور ہے کہ انتخاب ٹرسٹیان مین احتیاط کیجاوے اور جہانتک ممکن ہو معتمد و ذی وجاہت ٹرسٹی انتخاب کئیے جاوین مگر وقت تحریر اس راے کے جو مین نے فہرست موجودہ ممبران پر نظر ڈالی تو معلوم ہوا کہ حقیقتاً بعض لایق اور نہایت معتمد ممبر ٹرسٹیون مین منتخب ہونے سے باقی رہگئے ہین مثلاً مولوی محمد اسمٰعیل صاحب رئیس شہر کول سید اکبر حسین صاحب رئیس الہ آباد سابق منصف حوالی شہر کول وغیرہ وغیرہ" انتہی۔

مگر افسوس ہے کہ اونکی راے کا متعلق تذکرہ رویداد مین نہین ہے اور جن رزولیوشنون کو اوسمین بالاتفاق پاس ہونا لکھا ہے محمد عبد الشکور خانصاحب کی راے اُنہین سے اکثر رزولیوشنون کے بالکل برخلاف ہے مگر اے صاحبو خدا کے نزدیک اس مخالفت ہونے ہی مین کچھہ بہتری ہوگی عسیٰ ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم۔ وعسیٰ ان تحبوا شیئا وھو شر لکم اب صرف ایک رات بیچمین ہے اور کل سب کو معلوم ہو جاویگا کہ ممبرون کی مجارٹی کیا فیصلہ کرتی ہے۔

اس امر کی نسبت کہ یورپ مین اسٹاف کے متعلق جو معاملات کمیٹی مین پیش ہون اونکا تصفیہ

کسطرح پر عمل مین آویگا- کمیٹی کے اجلاس منعقدہ ۱۲- مارچ ۱۸۸۶ء مین ہو چکا ہے اور اوسکے قواعد قرار پا چکے ہین وہی قواعد بعینہ مسودۂ قانون ٹرسٹیان مین مندرج کیئے گئے ہین مگر یورپین اسٹاف کی رخصت کے بابت کوئی قاعدہ مقرر نہ تھا اوسکی نسبت قواعد جدید بنانے پڑے ہین جو اس مسودہ مین مندرج ہین-

حضرات من- ہمارے کالج کی ایک خاص حالت ہے گورنمنٹ مین جو قواعد رخصت ملازمان سررشتہ تعلیم کے لیئے معین ہین وہ ہمارے کالج مین بکار آمد نہین ہین- گورنمنٹ جس افسر کو رخصت دیتی ہے اوسکے زمانۂ رخصت مین فی الفور دوسرے کو قایم مقام کرکے بھیجدیتی ہے اور تعلیم کا کچھہ ہرج نہین ہوتا- ہمارے کالج مین جب کسی یورپین افسر کو رخصت دیجاتی ہے تو زمانۂ رخصت مین ہمکو اوسکا قایم مقام پیدا کرنا محالات سے ہوتا ہے- اسلیئے قواعد رخصت ایسے انداز پر بنائے گئے ہین جسمین تعلیم مین ہرج نہ پڑے-

ان قواعد کا بنانا اگر اونکو یورپین اسٹاف اپنی ضروریات کے مناسب نہ سمجھے تو محض بیفائدہ تھا اسلیئے پرنسپل کالج کو اوسکے بنانے مین شریک کرنا اور دریافت کرنا کہ کس قاعدہ مین کیا ہرج پڑیگا اور کسطرح پر آسانی ہوگی ضرور تھا اوسپر نکتہ چینی کرنا بہت آسان کام ہے مگر مین سمجھتا ہون کہ وہ قواعد نہایت عمدہ طور پر بنائے گئے ہین جنسے نہ تعلیم مین ہرج پڑتا ہے نہ ہمکو زمانۂ رخصت مین کسی قایم مقام کے تلاش کی ضرورت پڑتی ہے اور یورپین اسٹاف بھی اونسے راضی ہے- یہ کہدینا کہ یورپین اسٹاف کی رضامندی کی کچھہ ضرورت نہین ہے کمیٹی جو چاہے قاعدے بنائے ہمارے کالج مین تو یہ بات چل نہین سکتی-

ان تمام ضرورتون پر کامل غور کرنے کے بعد مینے مسودہ قانون بنایا بلاشبہہ سید محمود جو کالج فنڈ کمیٹی کے بھی ممبر ہین اور خود کمیٹی کے لیئے قواعد بنانے اور کل ممبرون کے سامنے پیش کرنیکا

حق رکھتے ہین مسودہ کے بنانے مین شریک غالب تھے اور مسٹر اسٹریچی بطور لیگل ایڈویزر کے شامل تھے۔ جب یہ مسودہ طیار ہوگیا تو ہرایک ممبر کے پاس بطلب راے بھیجا گیا اب میری نسبت کہا جاتا ہے کہ مینے ترتیب اور تقسیم مسودہ قانون ٹرسٹیان مین بیضابطگی کی ہے مگر مین سمجھتا ہون کہ مینے ضرورت سے زیادہ احتیاط کی ہے دفعہ ۵۴ قواعد موجودہ مین کالج فنڈ کمیٹی کو اختیار ترمیم موجودہ قواعد کا دیا گیا ہے مگر اوسمین یہ حکم نہین ہے کہ کوئی ممبر جو کسی قاعدہ کی ترمیم و تبدیل چاہے وہ اول کمیٹی سے اجازت لے اور پھر اوسکو کمیٹی مین پیش کرے اور جب کمیٹی اجازت دے تو وہ تقسیم ہو۔ بلکہ ہر وقت کالج فنڈ کمیٹی کے ہرایک ممبر کو اختیار تھا کہ بلا اطلاع اور بلا منظوری اور اجازت کمیٹی جس قاعدہ کو ترمیم یا تبدیل کرنا چاہے اوسکی یادداشت پیش کرے اوس یادداشت کا کل ممبران کو تقسیم ہونا اور راے طلب کرنا واجب تھا اور کثرت راے ممبران کمیٹی سے اوسکا منظور یا نامنظور ہونا منحصر تھا۔ اوس دفعہ مین جو لفظ کمیٹی کا ہے اوس سے کالج فنڈ کمیٹی کے وہ تین چار ممبر جو عام کارروائی کے لئے جلسہ کرتے ہین مراد نہین ہین بلکہ کل ممبران کمیٹی مراد ہین۔ پس بموجب اوس اختیار کے مجھکو بحیثیت ایک ممبر ہونے کے بلا اجازت کمیٹی کے مسودہ قانون تجویز کرنے کا اور بحیثیت سکرٹری اوسکو بطلب راے تقسیم کرنے کا اختیار کلی حاصل تھا۔ ہان بلاشبہہ وہ مسودہ کثرت راے سے منظور یا نامنظور ہوسکتا تھا۔

مگر مین نے احتیاط کی اور ایک جلسہ کمیٹی مین جسمین گیارہ ممبر شریک تھے کالج کی حالت اور اوسکے لئے ٹرسٹیز مقرر ہونے کی ضرورت کو بیان کیا اور مینے ٹرسٹیون کا مقرر ہونا اور اوسکے لئے قانون بنانے کی ضرورت کو تسلیم کیا۔ اوس جلسہ مین امر مذکورہ کے پیش کرنے کی ضرورت یہ تھی کہ میری راے مین مسودہ قانون بنانے مین ایک لیگل اڈویزر یعنی مشیر قانونی

کی ضرورت تھی جسکو اوسکی خدمات کا معاوضہ دیا جاوے - معاوضہ کا دیا جانا بلا منظوری ممبران کالج فنڈ کمیٹی کے کورم کے نہین ہو سکتا تھا اور اوسکی منظوری لینی ضرور تھی - ورنہ مجھکو بحیثیت ممبری ایک قانون بنانے اور بحیثیت سکرٹری راے طلب کرنے کے لئے تقسیم کرنے مین کسیکی اجازت حاصل کرنے کی ضرورت نہ تھی -

مین یا کوئی ممبر جو کوئی تجویز نسبت ترمیم قواعد پیش کرے اوسپر کسی سلیکٹ کمیٹی کے مقرر کرنیکا اوس دفعہ مین حکم نہین ہے اور نہ اوسپر کوئی سلیکٹ کمیٹی مقرر ہو سکتی ہے اسلیئے کہ اگر سلیکٹ کمیٹی مقرر ہو تو اوسمین معدودے چند ممبر مقرر ہونگے اور اون معدود ممبرون کو اوس تحریر یا مسودہ مرتبہ مین مطلق اختیار تغیر و تبدیل نہین ہو سکتا - کیونکہ بموجب اوس دفعہ کے اوسمین تغیر و تبدیل یا اوسکی منظوری و نامنظوری کل ممبران کالج فنڈ کمیٹی کی راے کی مجارٹی پر منحصر ہے نہ معدودے چند ممبرون کی - معہذا کمیٹی کے معزز ممبرون نے قانون پر غور کرنے کے لئے بطور خود ایک بہت بڑا جلسہ کیا جسمین پندرہ ممبر شامل تھے اور سبنے ملکر مسودہ پر بحث و غور کی اور متفقہ راے سے جو تجویز کی وہ صرف چند دفعات کے تغیر و تبدیل سے زیادہ نہین ہے پس اگر سلیکٹ کمیٹی مقرر نہ کرنے کا میرا گناہ ہو تو اوسکا کفارہ بخوبی ہو چکا ہے -

اس کام کے لئے لیگل اڈوئزر مسٹر اسٹریچی بارسٹر ایٹ لا سے بہتر کوئی ہو نہین سکتا تھا - مسٹر اسٹریچی میرے اور سید محمود کے نہایت دلی اور بے تکلف دوست ہین - ہمارے کالج کے جو درحقیقت اونکے نامور باپ سر جان اسٹریچی کی مہربانی سے قایم ہوا ہے نہایت دوست و خیر خواہ ہین ہمارے کالج کے یورپین اسٹاف مین سے مسٹر بک پرنسپل کی جو کل اسٹاف کی جانب سے ریپرزنٹیٹو ہین نہایت دوست ہین - اونکی قانونی لیاقت ایسے اعلیٰ درجہ پر مشہور ہے کہ میرے بیان کی محتاج نہین ہے -

مسودہ قانون جو بنانا منظور تھا اوسمین بہت سے قواعد متعلق یورپین اسٹاف کے مثل اونکی موقوفی معطلی وضع تنخواہ رخصت وغیرہ حقوق کے مندرج کرنے لازم تھے اور بڑی مشکل یہ تھی کہ جو حقوق گورنمنٹ کے یورپین ملازمان ایجوکیشنل ڈپارٹمنٹ کو حاصل ہین نہ وہ حقوق ہم اپنے کالج کے اسٹاف کو دیسکتے تھے کیونکہ کمیٹی کو اسقدر مقدرت نہین ہے اور نہ وہ حقوق وقواعد ہمارے کالج کے مناسب ہین - پس نہایت ضرور تھا کہ لیگل اڈوئیزر دونون فریق کا نہایت دوست ہو ادھر وہ کالج کی حالت کا خیال رکھے اور ادھر یورپین اسٹاف کے حقوق وضرورتونکو سمجھے اور نیز دونون کو ایک معتدل امر پر متفق کرنے مین بلکہ دوستانہ طور سے زور دیکر راضی کرنے پر قادر ہو - پس اے دوستو اگر مینے آپکے نزدیک بھی اس کام کے لئے مسٹر اسٹریچی کے منتخب کرنے مین اپنی شامت اعمال سے جو میری نسبت منسوب کیجاتی ہین - خطا کی ہے تو مجھکو اپنی خطا سے اقرار کرنے اور معافی چاہنے مین کچھ عذر نہین -

مگر مین اس بات کے بیان کرنے سے نہایت خوش ہون کہ اس تدبیر سے ہمکو بڑی کامیابی ہوئی ہے باوجودیکہ مجوزہ مسودہ مین یورپین اسٹاف کے حقوق بہ نسبت اون حقوق کے جو ایجوکیشنل ڈپارٹمنٹ کے یورپین اسٹاف کو حاصل ہین اکثر حالات مین سوائے بعض کے جہان ہمنے بوجوہ قوی کسیقدر زیادہ حق دیا ہے بہت کم کردئے ہین لیکن یورپین اسٹاف کو بالکل طمانیت ہے اور یورپین اسٹاف یقین کرتا ہے کہ گو ہمارے حقوق مین کمی ہوئی مگر کمیٹی کو اپنی موجودہ حالت پر امکان نہ تھا کہ اس سے زیادہ دہ کرسکتی - ہم نے اونکی ضرورتون پر خیال کیا اونھون نے کمیٹی کی حالت پر اور مجبوری پر خیال کیا - مسٹر اسٹریچی پر دونون کو طمانیت تھی نہایت رضامندی اور طمانیت سے ایسی ایسی مشکلات حل ہوئی ہین کہ اگر کوئی دوسرا طریقہ اختیار کیا جاتا تو اونکا حل ہونا غیر ممکن تھا -

مین اس گناہ کا بھی گنہگار بنایا جاتا ہون کہ مین نے بلا منظوری کمیٹی مسودہ کی نسبت
رایون کے آنے کی تاریخ اپنی تجویز سے مقرر کی مگر آپ کو معلوم ہو کہ جب سے یہ کمیٹی قایم ہوئی
اوسوقت سے آج تک ہر اجلاس کے اور ہر کام کے لئیے تاریخون کا معین کرنا سکرٹری کا خاص
کام رہا ہے - اس کمیٹی پر موقوف نہین ہے تمام دنیا مین جو انسٹیٹیوشن اور یونیورسٹیان
اسوقت موجود ہین اونمین اجلاسون کے اور ہر ایک کام کے تاریخ معین کرنا سکرٹری کا کام
ہے اگر سکرٹری کا یہ کام نہو تو کوئی کام انجام ہی نہین پا سکتا - کیونکہ کسی کام کے انجام کے
واسطے تاریخ معین کرنے کے لئیے اگر کمیٹی جمع کرنے کی ضرورت ہو تو اوسکے لئیے اور ممبرون کے
جمع ہونے کے لئیے کون تاریخ مقرر کرے - بہر حال مین نے بحیثیت سکرٹری اوسی قاعدہ
مستمرہ کے موافق ایک تاریخ مقرر کی - جن ممبرون نے جواب نہین بھیجا تھا اور زیادہ مہلت
چاہی تھی مجھے بہ حیثیت سکرٹری مہلت کو منظور کرنے اور دوسری تاریخ معین کرنیکا خود اختیار
حاصل تھا مگر مین نے احتیاط کی اور کمیٹی مین پیش کیا اور کمیٹی سے ایک مہلت طویل بلکہ
اطول دیگئی - پس با اینہمہ اگر مین گنہگار رہون تو بجز اسکے اور کچھہ نہین کہہ سکتا مصرعہ
کاینچنین رفت است در روز ازل تقدیر ما * تعجب اس الزام پر ہے کہ سکرٹری نے کوئی یادداشت
مراتب ترمیم طلب نہین بھیجی حالانکہ وہ مسودہ قانون ہے جس سے تغیر و تبدیل قواعد سابق
مین ہوتی ہے یادداشت مراتب ترمیم طلب ہی - مین نہین سمجھتا کہ اور دوسری کونسی یادداشت
مطلوب تھی معہذا مین نے اوسکے ساتھہ ایک خط بھی بھیجا جسمین ٹرسٹیون کے قانون بنانے
کی ضرورت بقدر حاجت بیان کی ہے اور سب ممبرون سے مدد چاہی ہے کہ کالج کے آیندہ استحکام
مین اور جو کام اوسمین کرنے باقی ہین اوسمین تائید فرمادین - علاوہ اسکے جن ممبرون نے زیادہ
حالات دریافت کیئے اونکو اون حالات سے اطلاع دی جن ممبرون نے دیگر کاغذات

یا پُرانے قواعد طلب کیئے اونکے پاس بھیجے گئے راے دینے کی اسقدر مہلت طویل دیگئی تھی کہ کسی ممبر کو اس بات کی شکایت نہین ہوسکتی کہ ہمکو کافی حالات دریافت کرنیکا موقع نہین ملا- بزرگان من - ایک امر متعلق بورڈنگ ہوس کے بھی زیادہ غور کے لایق ہے - مسودہ قانون مین بورڈنگ ہوس کے لیئے ایک کمیٹی بنام مینیجنگ کمیٹی قایم رکھی گئی ہے جوکہ ہندو بھی بورڈر ہین اسلیئے اوس کمیٹی مین ہندو بھی بطور ممبر شامل ہین - اس مسودہ مین منجملہ ممبران کے پرنسپل اور سول سرجن ضلع کو جسکے ذمہ بورڈرون کا معالجہ اور بورڈنگ ہوس کو بلحاظ صفائی صحت بخش حالت مین رکھنے کا تعلق ہے فہرست ممبران مین داخل کیا گیا ہے-

جبکہ متعدد ممبر بورڈنگ ہوس مین مداخلت کرتے ہین تو بے انتہا ابتری بورڈنگ ہوس مین واقع ہوتی ہے - ایک ممبر حکم دے جاتا ہے کہ فلان کام اسطرح پر ہو دوسرا ممبر آکر حکم دیتا ہے کہ نہین اسطرح پر ہو - اگر ایک ممبر کسی طالبعلم کو بلحاظ اوسکے قصورات کے کوئی سزا دیتا ہے یا بورڈنگ ہوس سے خارج کرتا ہے - دوسرا ممبر اگر اُسکا قصور معاف کرتا ہے اور بورڈنگ ہوس مین داخل کرلیتا ہے طالبعلم اس کارروائی سے نہایت خیرہ و سرکش ہوتے جاتے ہین - اور کسیکا ڈر یا ادب اونہین باقی نہین رہتا وہ سمجھتے ہین کہ گو فلان ممبر نے ہمکو بورڈنگ ہوس سے خارج کیا ہے مگر ہم فلان ممبر سے کہکر پھر داخل ہوجاوینگے اور متعدد دفعہ ایسا ہی ہوا ہے اور جو بغاوت فروری ۱۸۹۶ء مین بورڈنگ ہوس مین ہوئی اوسکی اصلی وجہ یہی تھی -

ان ابتریون کے رفع کرنے کو یہ تجویز کیگئی ہے کہ ٹرسٹیون کو اختیار ہوگا کہ منجملہ ممبران مینیجنگ کمیٹی کے کسی ایک ممبر کو عام نگرانی بورڈنگ ہوس کا اختیار دین اور اگر ایسا اختیار نہ دیا ہو تو عام نگرانی سکرٹری کے سپرد رہے سکرٹری سے **مولوی سمیع اللہ خان صاحب** جو لیف آنریری سکرٹری مینیجنگ کمیٹی کے ہین یا سید احمد جو لیف آنریری سکرٹری کالج کے ہین مراد ہی -

مینجنگ کمیٹی کے ممبرون کو اختیار دیا گیا ہے کہ اگر عام حالت بورڈنگ ہوس مین کچھہ نقصان دیکھین اوسکی نسبت ممبرون کا اجلاس کرین اور جو اصلاح مناسب سمجھین اوسکی اطلاع ٹرسٹیون کو دین۔

پرنسپل کو بحیثیت پرنسپلی بورڈنگ ہوس مین ڈسپلن قایم رکھنے اور تصورات کی نسبت جو سزائین مقرر ہون اونکے دینے کا اختیار دیا گیا ہے۔

جن لوگون نے ہر ایک امر مین اختلاف کرنے کا ارادہ کر لیا ہے وہ ان صاف صاف باتون سے بھی اختلاف کرتے ہین اور راے دیتے ہین کہ بورڈنگ ہوس کی نگرانی بجز مسلمان ممبر کے اور کسی کو نہ دیجاوے۔ اس زمانہ مین جو عام نگرانی بورڈنگ ہوس کی پرنسپل صاحب نے براہ مہربانی اپنے ذمہ لی ہے جسکے لئے مین اونکا نہایت شکر گزار ہون اوسکو ناپسند کرتے ہین۔ پرنسپل کا بورڈنگ ہوس کی نگرانی لینا اوسکے لیئے لازمی نہین ہے اونھون نے صرف اپنی مہربانی سے یہ تکلیف گوارا کی ہے۔ مولوی محمد سمیع اللہ خان صاحب لکھتے ہین کہ "پرنسپل کو بورڈنگ ہوس مین کسی قسم کی مداخلت نہونی چاہیئے"۔

اے صاحبو مین آپ سے پوچھتا ہون کہ یورپ مین ایشیا مین ہندوستان مین امریکا مین کہین کوئی کالج ایسا ہے کہ اوسکے ساتھہ بورڈنگ ہوس ہو اور پرنسپل کو بورڈرون پر ویسی ہی حکومت نہو جیسی کہ اوسکو کالج مین ہو۔ کالج اور بورڈنگ ہوس کو جدا سمجھنا ایسا ہے جیسا کہ انسان کو اور اوسکی روح کو جدا سمجھنا۔

علاوہ اسکے بورڈنگ ہوس کے ساتھہ ایک یونین کلب ہے جسمین طالبعلمون کو اسپیچین کرنی اور مباحثہ کرنا سکھایا جاتا ہے اونکو انگریزی لٹریچر مین مختلف طریقہ سے تعلیم دیجاتی ہے اور لٹریچر کی ترقی مین کوشش کرنی ہوتی ہے اگر پرنسپل اسکی نگرانی نکرے تو کون کرے

کرکٹ کلب بورڈنگ ہوس مین ہے۔ طالبعلم کرکٹ کی مشق کرتے ہین۔ یورپین افسر کالج کے اونکے ساتھہ ہوتے ہین وہ یورپین پارٹی سویلین و میلٹری سے میچ کھیلتے ہین اور جب کسی دوسرے شہر مین یورپین پارٹی سے میچ کھیلنے جاتے ہین تو ایسے موقعون پر یورپین افسر کالج کا اونکے ساتھہ جاتا ہے اگر اونکو بورڈنگ ہوس مین مداخلت نہو تو یہ کام کیونکر انجام پاوین۔

بورڈنگ ہوس مین طالب علمون کو امپوزیشن یعنی میعاد معین تک ایک جگہہ بیٹھکر پڑھنے یا لکھنے کی سزا دیجاتی ہے اسکے لئے اور نیز نارمنگ اسکول کے لئے بورڈنگ ہوس مین ایک جگہہ بنائی گئی ہے جسکی نگرانی پرنسپل کے ذمہ ہے پس اگر اوسکو بورڈنگ ہوس مین مداخلت نہو تو یہ کام کون کرے اور اگر پرنسپل کو بورڈنگ ہوس مین ڈسپلن قایم رکھنے اور قصورات کی سزا دینے کا اختیار نہو تو انتظام کیونکر رہے اور کام کیونکر چلے۔

جسقدر وارڈ بورڈنگ ہوس مین ہین اونکے چال چلن کی جو بورڈنگ ہوس مین ہو صاحبان کلکٹر پرنسپل سے کیفیت طلب کرتے ہین اور ضابطہ کے موافق بھی پرنسپل ہی کو اوسکی کیفیت لکھنی چاہیے اگر پرنسپل کو بورڈنگ ہوس مین مداخلت نہو تو اون کیفیات مطلوبہ کو کون لکھے۔

مدت سے میرا ارادہ ہے کہ بورڈرون سے قواعد سکہانے مین محنت لیجاوے کہ اونکی صحت اونکی طاقت کو نہایت مفید ہوگی سستی و کاہلی دور ہوگی اور بطور ایک مستعد آدمی کے اونمین خصلت پیدا ہوگی۔ ہمارے پرنسپل صاحب نے کسیقدر اوسکا آغاز کیا ہے۔ اور بہت سی وجوہات سے مناسب ہے کہ اوسکا اہتمام یورپین افسرون کے ہاتھہ مین رہے اور وہ خود اونمین شریک رہین۔

علاوہ اسکے میرا سب سے بڑا مقصد کالج کے قایم کرنے سے یہ ہے کہ مسلمانون مین اور انگریزون

مین دوستانہ راہ ورسم پیدا ہوا اور آپس کا تعصب و نفرت دور ہوا اور مین سمجھتا ہون کہ اسمین بہت بڑی کامیابی ہوئی ہے اور اوس کامیابی کا اصلی سبب ہمارے کالج کے یورپین افسر ہین جو بورڈرون سے پدرانہ شفقت اور دوستانہ محبت رکھتے ہین۔ کسی دوسرے ضلع کا کوئی افسر جب علیگڈہ مین آجاتا ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ ہمارے ضلع کی تمام لیڈیان اور یورپین حکام ہمارے کالج کے طالب علمون کے ساتھہ اور ہمارے کالج کے طالبعلم اُنکے ساتھہ کیسا سچا اور دوستانہ برتاؤ رکھتے ہین کھیلون مین شریک ہوتے ہین ڈنرون مین شریک ہوتے ہین۔ بورڈنگ ہوس کی ڈنرون مین آتے ہین۔ میچ کے دنون مین ہمارے ضلع کی لیڈیان طالب علمون کو لنچ دیتی ہین اور سب لیڈیان اور یورپین جنٹلمین اور ہمارے طالب علم ایک میز پر بیٹھکر کہاتے ہین اور بے تکلف دوستانہ مگر باادب میل جول رکھتے ہین تو وہ حیران ہو جاتا ہے اور علیگڈہ کو ایک نئی دنیا سمجھتا ہے۔

کچھہ دور عرصہ نہین گذرا کہ سر جان ایج چیف جسٹس الہ آباد علیگڈہ مین آئے اور بورڈرون کے ساتھہ بورڈنگ ہوس مین بیٹھکر ڈنر کھایا۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ ارل ڈفرن ویسرائے وگورنر جنرل ہندوستان ہمارے کالج مین آئے اور اسی بورڈنگ ہوس کے کھانے کے کمرہ مین بورڈرون کے ساتھہ بیٹھے اور چاء وغیرہ نوش فرمائی۔ ہمارے کالج مین جو یہ رول ہے کہ شراب میز پر نہوگی تمام لیڈیون اور یورپین جنٹلمینون نے کس خوشی سے اس رول کو پسند کیا ہے اور ہر موقع پر خواہ ڈنر ہو یا لنچ کس خوشی سے باطاعت اس رول کے شریک ہوتے ہین۔ یہ نتیجہ اسکا ہے کہ ہمارے کالج کے یورپین افسر اور بورڈر آپسمین دوستانہ ملتے ہین اور صرف ان یورپین افسران کالج کے سبب سے یہ خوبی ہمارے طالب علمون مین اور یہ عزت ہمارے بورڈنگ ہوس کو ہوئی ہے اور میرا وہ مقصد جسپر مینے کالج کی بنیاد ڈالی ہے کسقدر حاصل ہوا ہے

پس اس باب مین جو مخالفین مخالفت کرتے ہین اوسکی ذرہ برابر بھی وقعت نہین کرسکتا۔ اور نہ مین بورڈنگ ہوس کو اوس حالت مین رکہنا چاہتا ہون جو وہ پسند کرتے ہین اگر میرا یہ مقصد اس کالج سے حاصل نہو تو کالج کو آج غارت کردینا اوسکے قایم رکھنے سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ ہم اس کالج اور بورڈنگ ہوس کے ذریعہ سے آپسمین مسلمانون اور انگریزون کی دوستی و محبت پیدا کرنی چاہتے ہین نہ نفرت و عداوت۔

پس میری یہ راے ہے کہ ہمارے کالج کے یورپین افسر خواہ وہ پرنسپل ہو یا پروفیسر یا ہیڈ ماسٹر اپنی مہربانی سے جسقدر بورڈنگ ہوس مین مداخلت کرنی چاہین اور جسقدر بورڈنگ ہوس کی نگرانی اور انتظام اپنے ذمہ اوٹھاتے جاوین ہم نہایت احسانمندی اور شکرگذاری سے اونکے ہاتھہ مین چھوڑتے جاوین۔ میرا پورا ارادہ ہے کہ اگر کالج مین اسقدر طاقت ہوئی تو ایک یورپین افسر کو مستقل بورڈنگ ہوس کا گورنر مقرر کرونگا اوسوقت سمجھونگا کہ اب پورا انتظام بورڈنگ ہوس کا ہوا۔ اے صاحبو مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ جب سے میرے دوست بلکہ مسلمانون کی قوم کے دوست مسٹر بک پرنسپل نے اپنی مہربانی سے بورڈنگ ہوس کی نگرانی اپنے ذمہ لی ہے بورڈنگ ہوس کا ایسا عمدہ انتظام ہے کہ کسی وقت مین نہ تھا ہر ایک کام مین ڈسپلن قایم ہوگیا ہے اور اوسکے سبب سے طالبعلمون مین نماز کی پابندی بہت زیادہ ہوگئی ہے جو کسی زمانہ مین نہ تھی۔ پس تمام کوششین پرنسپل صاحب کی جو بورڈنگ ہوس کی نسبت ہین وہ نہایت شکرگذاری کے لایق ہین۔

مین اس موقع پر مسٹر بک کو مبارکباد دیتا ہون کہ گو بعض ممبرون نے بورڈنگ ہوس مین اختیارات پرنسپل کے نسبت اختلاف کیا ہے لیکن بعض بڑے دیندار ممبرون نے اونکی خدمات کی نہایت قدر کی ہے نواب انتصار جنگ مولوی مشتاق حسین صاحب لکھتے ہین

کہ مسٹر تھیوڈور بک ہمارے کالج کے پرنسپل ہین مجھکو بورڈنگ ہوس کے اونکے سپرد ہونے سے ایسا اطمینان ہے جیسا کہ اسی قابلیت اور اسی تہذیب اور اسی فیلنگ کے کسی مسلمان افسر کے ہاتھ مین رہنے سے ہوتا۔ علاوہ دوسرے نہایت قابل قدر خدمات کے وہ جس دلسوزی سے مسلمان بورڈرون کی نماز و روزہ اور قرآن شریف کی تلاوت کی نگرانی کرتے ہین اور بلحاظ اپنی اعلی درجہ کی تہذیب کے جو ادب وہ ہماری ان چیزونکا ملحوظ رکھتے ہین اور جو محبت اونکو اپنے طالب علمون سے ہے اوسکے لحاظ سے اوسکا جسقدر شکریہ ادا کیا جاوے وہ کم ہے۔ اور اگر وہ صرف اپنے شوق سے بورڈنگ ہوس کے اہتمام کی تکلیف بھی اپنے اوپر خوشی سے گوارا کرتے ہین تو اونکا مسلمانون پر یہ بھی ایک احسان ہے۔ یہی وہ لوگ ہین جو اپنی یادگار دوسری قومون کی تاریخ مین سنہری حرفون مین چھوڑ جاتے ہین اور جنکو قومین اور ملک مدتون تک یاد کرتی رہتی ہین"۔

یہ خیال صرف نواب انتصار جنگ کا نہین ہے بلکہ ہمارے مخدوم خان بہادر منشی قادر بخش خان صاحب نے نہایت دلی جوش سے ہمارے کالج کے پرنسپل مسٹر بک کے ہاتھ مین بورڈنگ ہوس کا ہونا پسند کیا ہے۔ مولوی محمد یوسف صاحب۔ سید ظہور حسین امروہوی بھی اوسکو پسند کرتے ہین سب سے زیادہ اس بات سے خوشی ہے کہ ہماری زندہ دل پنجاب کی تمام انجمن ہاے اسلامیہ نے یعنی انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور۔ انجمن اسلامیہ گورداسپور۔ انجمن اسلامیہ جالندھر انجمن اسلامیہ ملتان۔ انجمن اسلامیہ وزیرآباد۔ انجمن اسلامیہ امرتسر۔ و دیگر بزرگان و ترقی خواہان قوم نے اپنے بچون کا اور بورڈنگ ہوس کا زیر نگرانی مسٹر بک رہنا پسند کیا ہے۔ پس ہمارے کالج کو اس سے زیادہ کیا فخر ہو سکتا ہے کہ اوسکے پرنسپل مسٹر بک پر اسقدر گروہ کثیر مسلمانون کا پوری طمانیت رکھتا ہے۔

حضرات من۔ اب مجھکو صرف ایک بات اور کہنی باقی رہگئی ہے کہ آپ کسیقدر گذشتہ زمانہ

کی تاریخ پر توجہ فرماوین اور ملاحظہ کرین کہ بہت سے فیاض بزرگ ایسے گذرے ہین جنھون نے قومی یا مذہبی کامون مین بہت کچھہ فیاضی کی ہے روپیہ چھوڑا ہے مکانات و دوکانین دیہات وجاگیرین مسجدین اور خانقاہین چھوڑی ہین مگراب وہ ایسی خراب حالت مین ہین اور اوسکی جائدادین اسطرح پر تلف ہوئی ہین کہ اُن خیرات کرنے والونکی روحین بھی افسوس کرتی ہونگی۔ ہم لوگون مین ابھی اسقدر قوت پیدا نہین ہوئی ہے کہ ہم بغیر گورنمنٹ کی سرپرستی کے کوئی بڑا کام انجام دے لین یا اوس کام کو اسلوبی سے قایم رکھہ سکین۔ خصوصًا تعلیمی انسٹیٹوشن اور وہ بھی یورپین سینئر اور لٹریچر کا جسمین ہمکو کیا مالی وجہ سے اور کیا دیگر امور کے لحاظ سے ہر وقت گورنمنٹ کی امداد کی ضرورت ہے اسلیئے مین نے مناسب سمجھا کہ اس مسودۂ قانون مین کالج کی عام نگرانی اور جب کچھہ ابتری واقع ہو تو گورنمنٹ کو اوسکی درستی کا اختیار دیا جاوے اس نظر سے مین نے منرجہ ذیل اموراس مسودہ مین داخل کیئے۔

اوّل ڈریکٹرز پبلک انسٹرکشن موجودہ وقت کا وزیٹر ہونا تجویز کیا اوسکو کالج کے تعلیمی حالات دریافت کرنے کا اور جب وہ چاہے تمام حسابات مداخل ومخارج کے جانچنے کا اختیار دیا تاکہ جو کچھہ اوسکی راے ہو وہ گورنمنٹ مین رپورٹ کرے اور گورنمنٹ اوس معاملہ مین ٹرسٹیون سے خط وکتابت کرے۔

دوم گورنمنٹ کو اختیار دیا کہ جسوقت اور جسطرح وہ چاہے کالج کے حساب وکتاب کو جانچے۔

سوم گورنمنٹ کو اختیار دیا کہ اگر اوسکو معلوم ہو کہ ٹرسٹی اپنا کام درستی سے نہین کرتے تو ٹرسٹیونکو درستی سے کام کرنے پر مجبور کرے۔

چہارم یہ بات چاہیئے کہ اگر ٹرسٹی گورنمنٹ پرامیسری نوٹون کا جو کالج کے سرمایہ سے علاقہ رکھتے ہین گورنمنٹ کے کسی محکمہ مین امانت رکھنا چاہین تو گورنمنٹ اونکا امانت رکھنا منظور کرے۔

پنجم کالج ڈسپنسری کا چارج سول سرجن ضلع کے سپرد رہے جسکا معاوضہ کالج دیگا۔

ان پانچون امور کو جو مسودہ قانون مین مندرج ہین گورنمنٹ نے منظور کر لیا جس سے ہمارے کالج کو بڑی تقویت متصور ہے۔

علاوہ اسکے تین امر اور تھے جنمین گورنمنٹ کی مداخلت مین نے مناسب بلکہ ضرور سمجھی تھی۔

اول یہ کہ دفعہ ۱۶ مسودہ قانون مین یہ تجویز کی تھی کہ اگر کسی خاص وجہ سے ٹرسٹیون مین سے کسی ٹرسٹی کا عہدہ سے علیحدہ کرنا ضرور ہو تو دو شرطین اوسکے لیئے ہین۔ ایک یہ کہ دو ثلث ٹرسٹی اوسکو عہدہ سے علیحدہ کرنے پر متفق ہون۔ دوسرے یہ کہ گورنمنٹ بھی اوسکو عہدہ ٹرسٹی سے علیحدہ کرنا منظور کرلے۔ گورنمنٹ نے اس امر مین دست انداز ہونا مناسب نہین جانا۔

دوسرے یہ کہ دفعہ ۱۱ مین تجویز کی تھی کہ ٹرسٹی جب قواعد کو تغیر و تبدیل کرنا چاہین تو گورنمنٹ سے منظوری حاصل کرین گورنمنٹ نے اس امر مین بھی مداخلت مناسب نہین سمجھی درحقیقت اس دفعہ مین بھی دو شرطین ہونی لازم تھین جیسے کہ دفعہ ۱۸ مین ہے یعنی دو ثلث ٹرسٹی اوس ترمیم پر متفق ہون دوسری یہ کہ گورنمنٹ اوسکو منظور کرے۔ دو ثلث ٹرسٹیون کا لفظ میرے اصل مسودہ مین ہے مگر اتفاق سے چھپنے سے رہگیا۔

یہ غلطی ایسی ہے کہ جسکی اصلاح اسوقت نہین ہو سکتی اگر مسودہ مرتبہ اور نیز یہ دفعہ بھی مجارٹی نے پاس ہو جاوے تو ٹرسٹیون کے کسی اجلاس سے اور بعد طلب راے کے جملہ ٹرسٹیان کے اس دفعہ کی صحت ہو جاوے گی اور اوسمین بڑھا دیا جاوے گا کہ جب دو ثلث ٹرسٹی متفق ہون تو قواعد کی ترمیم و تنسیخ عمل مین آوے۔

لیکن اسوقت آپکے سامنے جو مربی قوم ہین اور قوم کی صلاح و فلاح پر دل سے متوجہ ہین اوسکے بیان کرنے سے غرض یہ ہے کہ اگر دفعات مذکورہ بالا مجارٹی سے جسکا حال کل معلوم ہوگا

پاس ہو گئے ہون تو گو گورنمنٹ نے اوسمین دست اندازی کرنے سے انکار کر دیا ہو مگر اب سب حامیان قوم اون شرطون کو بدستور قایم رکھینگے اور کوشش فرماوین گے کہ گورنمنٹ اون شرطون کو منظور کرے کیونکہ جو شرط منظوری گورنمنٹ کی بہ سبب تبدیل و تنسیخ قواعد کے دفعہ ۱۱۷ مین قایم ہوئی ہی وہی شرط کالج کے قیام اور آیندہ بخوبی قایم رہنے کی جان ہے اگر وہ خارج ہو جاوے تو کالج کا اسلوبی سے قایم رہنا نہایت معرض خطر مین پڑ جاوے گا۔

ہز آنر لفٹنٹ گورنر نے ان دفعات کو بیجا اور نا واجب نہین خیال کیا بلکہ یہ لکھا ہے کہ یہ امور نہایت ذمہ واری کے ہین جبتک وہ لفٹنٹ گورنر ہین اسمین مدد دینگے لیکن اسقدر ذمہ واری کا کام وہ اپنے جانشین پر جو آیندہ ہو ڈال نہین سکتے پس ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ ایک اسپیشل قانون کی جو خاص ہمارے کالج سے تعلق رکھتا ہو۔ گورنمنٹ کی کونسل سے پاس ہونے کی کوشش کرین تاکہ ہر ایک لفٹنٹ گورنر کو اوسکے مطابق کارروائی کا منصب حاصل ہو اور کالج کے قیام و دوام اور ہر گونہ استقلال پر کلی طمانیت ہو۔

جبکہ ٹرسٹی اوس غلطی کو رفع کر دینگے جو دفعہ ۱۱۷ مین ہو گئی ہے یعنی دو ثلث ٹرسٹیون کے اتفاق سے ترمیم و تنسیخ قواعد کا اختیار ٹرسٹیون کے ہاتھہ مین دینگے تو کارروائی مین کچھہ ہرج واقع نہو گا کیونکہ شرایط منظوری گورنمنٹ اس بات پر مشروط ہین کہ گورنمنٹ اونکو منظور کرے پس جبتک کہ وہ گورنمنٹ سے منظور نہون کالعدم متصور رہین گے اور ٹرسٹیون کو بلا پابندی اون شرایط کے کارروائی کا اختیار حاصل رہیگا۔ اور مجھے ہر طرح پر امید ہے کہ خیر خواہان قوم جو کالج کے قیام اور استقلال کے خواہان ہین ہر طرح کی مجھکو اس باب مین مدد دینگے کہ کالج کے لیے کونسل قانونی سے خاص قانون متعلق کالج پاس ہونے مین کامیابی ہو۔

تیسرا امر جو متعلق تصفیہ حساب یورپین اسٹاف کے ٹرولینگ الاونس وغیرہ سے متعلق تھا اور

جنمین سے ٹرویلنگ الاونس کا تصفیہ اکوئنٹنٹ جنرل نے منظور کیا ہے اور باقی کے تصفیہ سے اپنی معذوری ظاہر کی ہے وہ کوئی ایسا بڑا امر نہین ہے جسکی تشریح سے آپکو زیادہ تکلیف دوں

اسے صاحبو- ان پوست کندہ حالات کے بیان کرنے سے آپ کو معلوم ہوا ہوگا کہ یہ کالج ابھی آپ صاحبون کی دلی امداد کا بہت کچھہ محتاج ہے- مگر اسمین بھی شبہہ نہین ہے کہ آجتک کوئی نظیر نہین ہے کہ ایک ایسا بڑا انسٹیٹیوشن اور قوم کی اعانت سے قوم کی بھلائی کے لئے قایم ہوا ہو- اسلئے امید ہے کہ تمام قوم اور تمام ملک اسکی تکمیل پر دل سے متوجہ ہوگا اگر خدانخواستہ یہ کوشش کامیاب نہو تو آپ یقین کرلین کہ آیندہ ہمتین قومی بھلائی کی کوشش کرنے مین نہایت پست ہوجاوینگی اور سیکڑون برس تک بھی کسی ایسی کوشش ہونیکی توقع نرہیگی-

اے دوستو ایسے وقت مین جو کالج کی تکمیل کے لئے ہر ایک فرد قوم کو متفق ہوکر کوشش کرنی تھی صرف ایک امر کے سبب سے فرض کرو کہ وہ میرا ہی قصور اور میری ہی بددیانتی اور میری ہی خودغرضی ہو اسقدر اختلاف کرنا اور اوسکو اسقدر طول دینا نہایت افسوس کے قابل ہے- مگر اسمین خدا کی ایک حکمت بھی ہے قوم نے مجھپر بھروسا کیا تھا اور لاکھون روپیہ اس قومی کام کے لئے مجھکو دیا اور پھر نہ پوچھا کہ وہ روپیہ کیا ہوا- مجھکو خیال تھا کہ معلوم نہین کہ مین کسقدر قومی گناہون کا گنہگار ہونگا- پس مین نہایت خوش ہون کہ دوستون نے جو اپنے تئین ہر امر کا بھیدی کہتے ہین اور درحقیقت وہ ہین بھی ایسی مخالفت کی- اور میرے تمام گناہون کو تلاش کرکے ظاہر کردیا اور پبلک کے سامنے رکھدیا- اگرچہ مجھکو تعجب ہے کہ وہ بہت تھوڑے نکلے مگر جو اون دوستون سے نکل سکے وہ یہ ہین جو پبلک کے سامنے ہین- پس اب قوم کو اختیار ہے چاہے اونکو معاف کرے چاہے نکرے-

اے صاحبو کالج سے کوئی میری ذاتی غرض بجز اسکے کہ مین نے قومی بھلائی قومی بہتری قومی ترقی کے لیئے کیا ہے متعلق نہین ہے اگر فرض کرو کہ اوسمین کامیابی نہو تو کیا۔ ہزارون انبیا اور رفارمر زمین کے تلے دبے پڑے ہین جنکی بے انتہا کوششین اپنی قوم کے لیئے برباد ہو گئے ہین پھر میری ادنی کوشش کی اگر برباد ہو جاوے کیا حقیقت ہے۔ نوحؑ نے نوسو برس کوشش کی گو وہ غصہ مین کہہ اوٹھا۔ رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیّارا + مگر اوس کشتی مین جو طوفان کی موجون مین ہمالیہ پہاڑ سے بھی اونچی لہرا رہی تھی قوم کو ڈوبتے ہوئے دیکھتا تھا اور کہتا تھا خدا تیری مرضی۔ سقراط قومی خدمات کے بدلے زہر کا پیالہ پی رہا تھا اور قوم کو نصیحت کرتا جاتا تھا۔ پس اگر یہ واقعات میری کوششون پر بھی گذرین تو کوئی نئی بات نہین ہے۔ مگر سمجھ لو کہ وہ قومی بھلائی چاہنے والے تو مر جاتے ہین ہان اونکی کوششین ضایع ہو جاتی ہین۔ مگر خدا کی لعنت قوم پر باقی رہجاتی ہے اے خدا او خدا تو میری قوم کے ساتھ ایسا مت کیجیو۔ مجھکو معاف کرو انہ کان شقشقۃ کشقشقۃ البعیر ادرثنی جدی علیؓ ابن ابی طالب۔

اے صاحبو مجھے امید ہے کہ جس امر مین اختلاف ہوا ہے جب وہ یکسو ہو جاویگا تو پھر سب آپسمین متفق ہو جاوینگے اور سب ملکر کالج کی بہتری کی کوشش کرینگے اور ایک دوسرے سے کہین گے لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لنا ولکم وھو ارحم الراحمین +

تمت بالخیر

سنہ ۱۸۸۹ع